وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ( بقرہ ، ۱۹۶ )

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ۔

# حج و عمرہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم ۔ اے ؛ پی ۔ ایچ ۔ ڈی


ادارۂ مسعودیہ

۶/۲ ، ۵ - ای ، ناظم آباد ، کراچی ( سندھ )

اسلامی جمہوریہ پاکستان - ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ (بقرہ : ۱۹۶)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے : پی۔ ایچ۔ ڈی


ہدیہ




ادارۂ مسعودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

| | |
|---|---|
| ۱- کتاب | حج اور عمرہ |
| ۲- مصنف | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد |
| ۳- حروف ساز | شعیب افتخار علی و سلمان علی |
| ۴- طابع | حاجی محمد الیاس |
| ۵- مطبع | ریگل پریس، کراچی |
| ۶- ناشر | ادارۂ مسعودیہ، کراچی |
| ۷- اشاعت | اوّل |
| ۸- طباعت | ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء |
| ۹- تعداد | دس ہزار |
| ۱۰- ہدیہ | |


## ملنے کے پتے


۱- ادارۂ مسعودیہ، ۲ / ۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

۲- المختار پبلی کیشنز، ۲۵-جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی

۳- مکتبہ رضویہ، عقب آرام باغ، کراچی

۴- فرید بک اسٹال، ۳۸-اردو بازار، لاہور

# آئینہ

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی و نسلّم علی رسوله الکریم

باسمہ تعالیٰ

# افتتاحیہ

حج اور عمرے کے لئے سفر کریں تو اس کے خیال میں گم ہو کر سفر کریں، اسی کو پکاریں[1]، اسی سے التجا کریں، کسی کو پکارنا اس کو اچھا نہیں لگتا[2]......اس کے محبوبوں نے اس کو پکارا ہے[3]---ہر انسان نے پریشان ہو کر اس کو پکارا ہے[4]---اس کی طرف متوجہ رہیں----حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا :-

وَیْلَکُمْ تَدَّعُوْنَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ وَ تُقْبِلُوْنَ بِقُلُوْبِکُمْ اِلٰی غَیْرِهٖ۝

(ترجمہ) : تم پر افسوس! اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اپنی دلوں کو

---

۱- قرآن حکیم، سورۂ یوسف، ۱۰۵-سورۂ رعد، ۳۶-سورۂ جن، ۲۰

۲- قرآن حکیم، سورۂ یونس، ۱۰۶-سورۂ شعراء، ۲۱۳-سورۂ قصص، ۸۸-سورۂ جن، ۱۸

۳- قرآن حکیم، سورۂ آلِ عمران، ۳۸-سورۂ زمر، ۸- سورۂ فصلت، ۳۳- سورۂ دخان، ۲۲

۴- قرآن حکیم، سورۂ نمل، ۶۲- سورۂ بقرہ، ۱۸۶- سورۂ یونس، ۱۲

۵- عبدالقادر جیلانی، شیخ: جلاء الخواطر (۱۹۴۶ء)، مطبوعہ لاہور، ص ۸

دوسروں کی طرف پھیرتے ہو۔"

دوسری جگہ فرمایا:-

یَا غُلَامُ خُذ بِیَدِکَ سَیفَ التَّوحِیدِ[1]

ترجمہ: اے بیٹے! ہاتھ میں توحید کی تلوار پکڑ

ایک جگہ فرمایا:-

اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے۔اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے۔"[2]

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے پیاروں نے اللہ کو پکارنے، اللہ کی ہی طرف متوجہ رہنے، اللہ سے مدد طلب کرنے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھنے اور اس کی رضا پر راضی رہنے کی بار بار ہدایت فرمائی:-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:-

یَاعِبَادَاللّٰہِ! کُونُوا عُقَلَاءَ وَاجْھَدُوا اَنْ تَعرِفُوا مَعبُودَکُمْ قَبلَ مَمَاتِکُمْ، إِسئَلُوا حَوَائِجَکُمْ فِیْ نِھَارِکُمْ وَ لَیلِکُمْ۔ اَلسُّئوَالُ عِبَادَۃٌ اِنْ اَعْطٰی وَاِنْ لَمْ یُعْطِ[3]۔

(ترجمہ): اے اللہ کے بندو! عقلمند ہو اور مرنے سے پہلے اپنے معبود کو پہچاننے کی کوشش کرو۔ دن اور رات اپنی حاجتوں کو اسی سے مانگو۔ سوال عبادت ہے وہ عطا فرمائے یا عطا نہ فرمائے۔"

وصال کے وقت اپنے صاحب زادے سید عبدالوہاب علیہ الرحمہ سے فرمایا:-

اپنی کل حاجتوں کو اللہ عزوجل کی طرف سونپو اور حاجتیں اسی

---

۱- عبدالقادر جیلانی، شیخ: جلاء الخواطر (۵۴۶ھ)، مطبوعہ لاہور، ص ۱۱۰

۲- عبدالقادر جیلانی، شیخ: شیخ فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۲

۳- عبدالقادر جیلانی، شیخ: جلاء الخواطر، لاہور، ۱۰۷

سے طلب کرو۔اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو اور تمہارا اعتماد
اس پر ہو۔ توحید کو لازم پکڑو، توحید کو لازم پکڑو، توحید کو لازم
پکڑو۔تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے[1]۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کس درد و سوز سے اللہ کے حضور دعا
فرما رہے ہیں :-

اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ الْخَلْقِ یَا مُسَبِّبَ الاَسْبَابِ
خَلِّصْنَا مِنْ قَیْدِ الشِّرْکِ بِخَلْقِکَ وَ
اَسْبَابِکَ[2]۔

اے اللہ! اے مخلوق کو پیدا کرنے والے، اے اسباب کے
مہیا کرنے والے! ہمیں اس سے محفوظ رکھ کہ ہم تیری
مخلوق کو اور تیرے اسباب کو تیرے ساتھ شریک کریں۔"

مگر یہ دنیا ہے، یہاں وسیلے کے بغیر چارہ نہیں، انسان خود کچھ نہیں کر سکتا،
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وسیلہ بھی اسی سے طلب کرو،
آپ فرماتے ہیں :-

عِبَادَاللّٰہِ! اَنْتُمْ فِی دَارِالْحِکْمَۃِ لَابُدَّ مِنْ
الْوَاسِطَۃِ۔ اُطْلُبُوا مِنْ مَعْبُودِ کُمْ طَبِیْباً
یُطِبُّ اَمْرَاضَ قُلُوبِکُمْ[3]

(ترجمہ) : اللہ کے بندو! تم تدبیر کی دنیا میں ہو، واسطے کے بغیر چارہ نہیں تو اپنے
معبود سے ایسا حکیم مانگو جو تمہارے دل کے دردوں کی دوا کرے۔"

---

۱۔ عبدالقادر جیلانی، شیخ : الفتح الربانی، ص ۸۷۷

۲۔ عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر، لاہور، ص ۱۵۶

۳۔ عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر، لاہور، ص ۱۰۷

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے توحید کی دعوت باوجود اپنے محبوبوں اور اپنے پیاروں سے محبت کرنے اور ان نقشِ قدم پر چلنے کی تعلیم دی[1]۔۔۔۔ اللہ کو کس نے دیکھا؟... اللہ والوں کو ضرور دیکھا ہے، انہیں کو دیکھ دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حبیب کریم ﷺ کی محبت کو اپنی محبت[2]، ان کی یاد کو اپنی یاد، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت[3]، ان کی راہ کو اپنی راہ فرمایا ہے[4]۔ اور ان کے ساتھ ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی[5]۔ اللہ کی پرستش کرنا، اللہ کو یاد کرنا، اللہ سے مانگنا، اللہ پر بھروسہ رکھنا، اللہ کی رضا پر راضی رہنا...... یہ سب کچھ تو انہیں سے سیکھا ہے، پھر ان سے پیٹھ کیسے پھیرلیں، جس نے ان سے پیٹھ پھیری وہ بھٹک جائے گا، قرآن حکیم کا یہی ارشاد ہے انھیں کی راہ سیدھی راہ ہے[6]۔ اللہ ہی نے ان کا دامن ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔۔۔
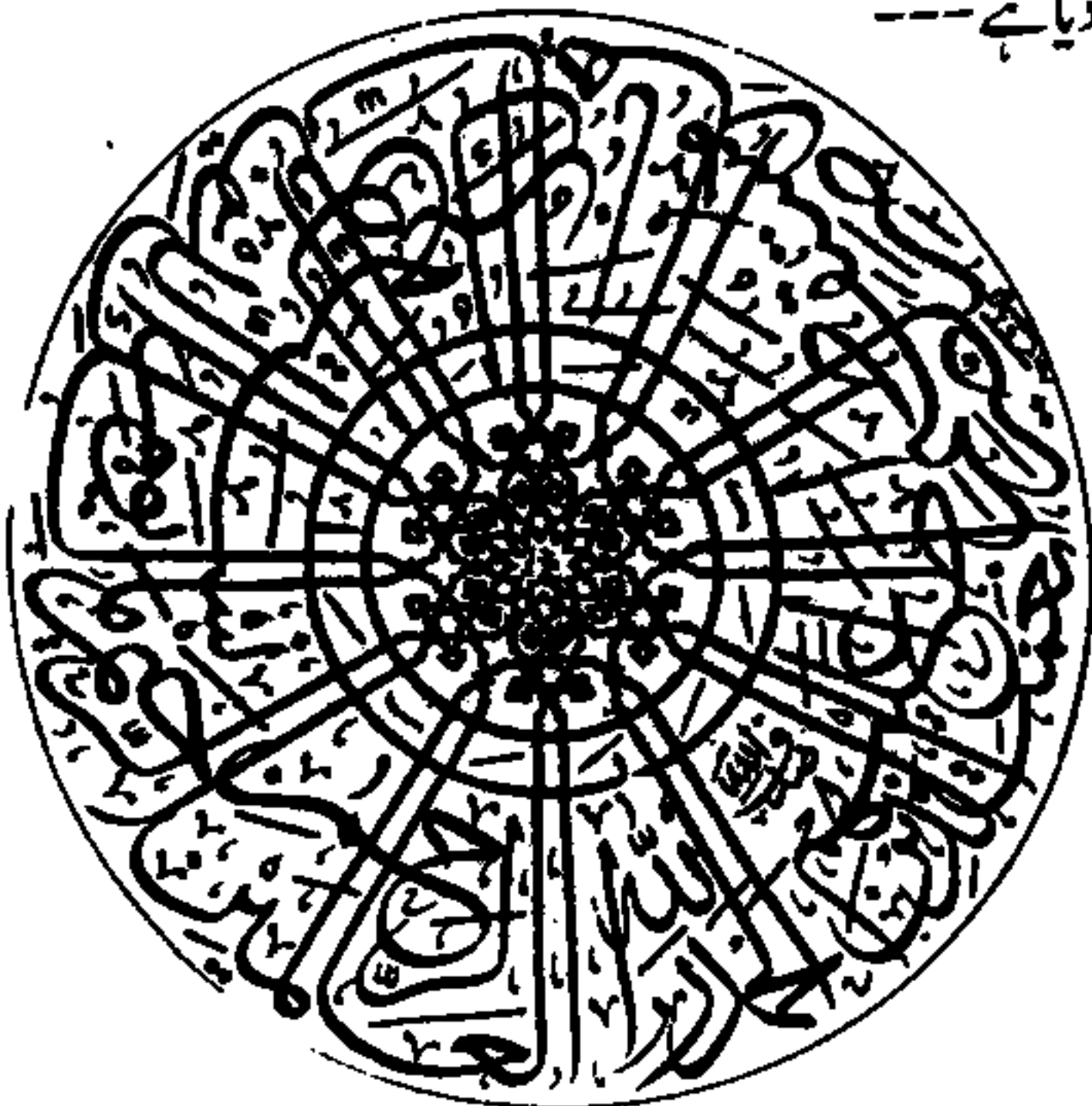
۱۔ قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ، ۶
۲۔ قرآن حکیم، سورۃ توبہ، ۲۴
۳۔ قرآن حکیم، سورۃ نساء، ۸۰
۴۔ قرآن حکیم، سورۃ انعام، ۱۵۳
۵۔ قرآن حکیم، سورۃ توبہ، ۱۱۹
۶۔ قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ، ۵۔۶
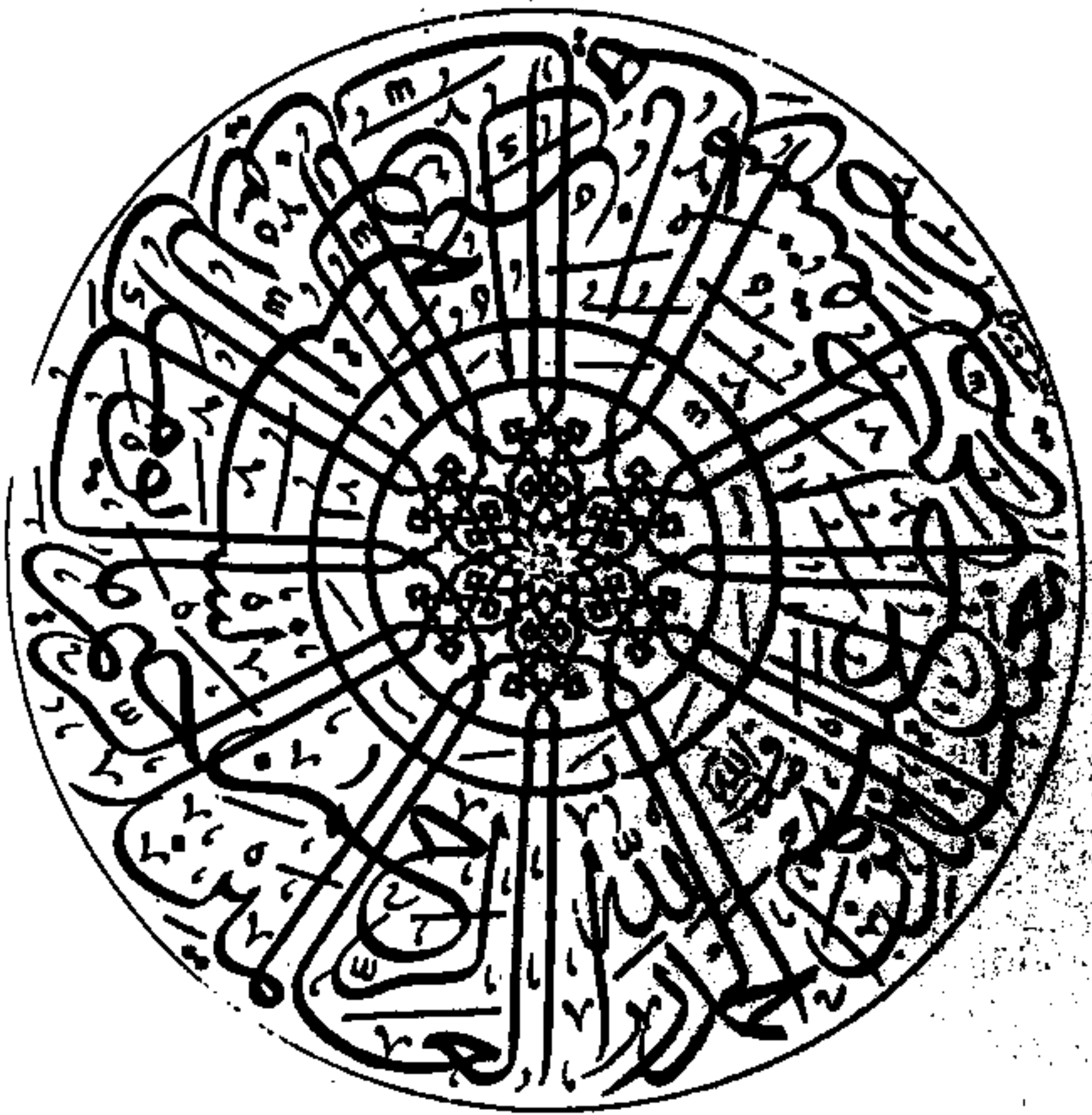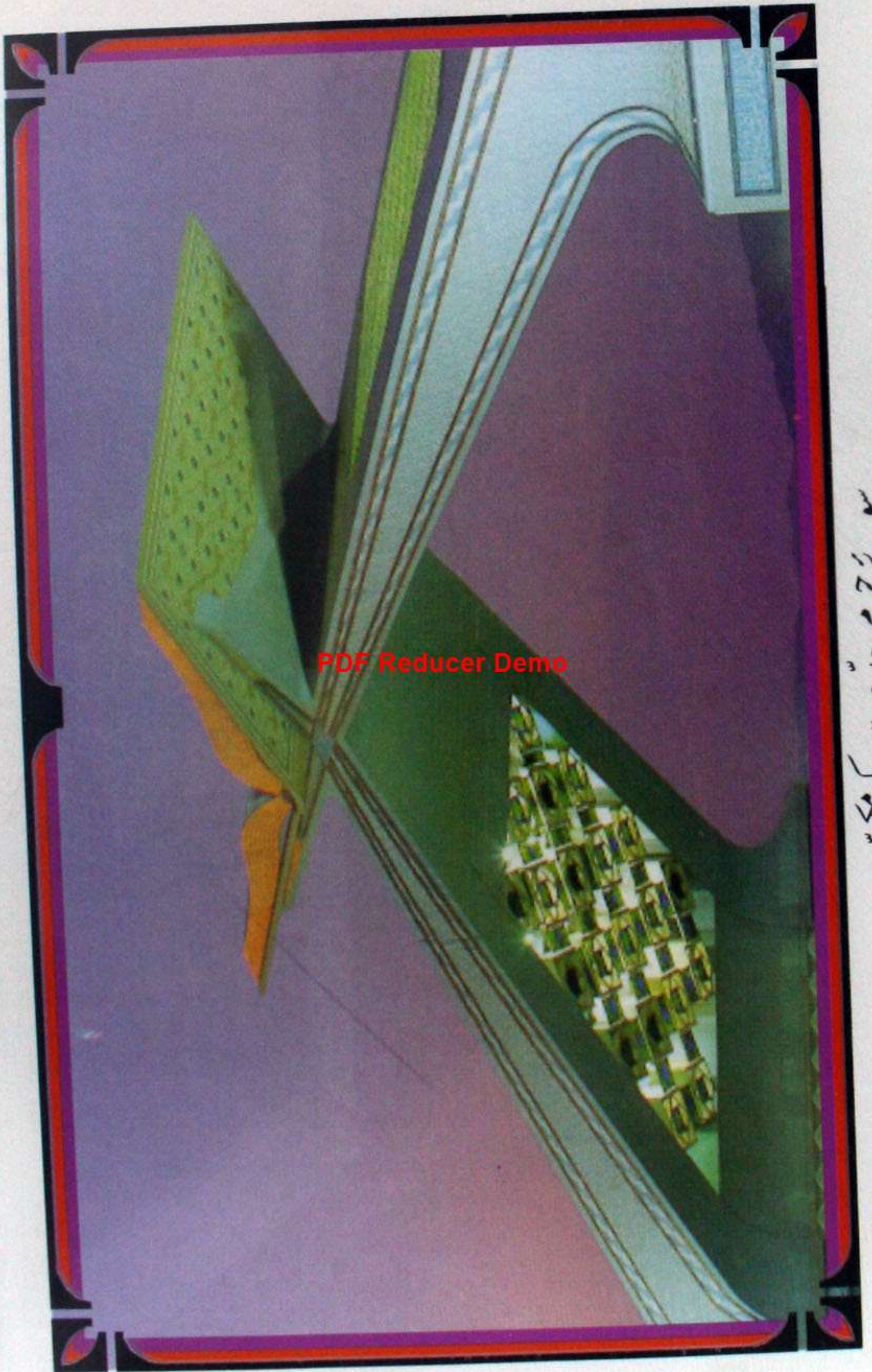
سوئے حرم جدّہ سے مکہ مکرّمہ

مسجد حرام کا ایک دروازہ (مکہ مکرّمہ)

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٢ھ

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

بیت اللہ شریف کا دروازہ (مکہ مکرّمہ)
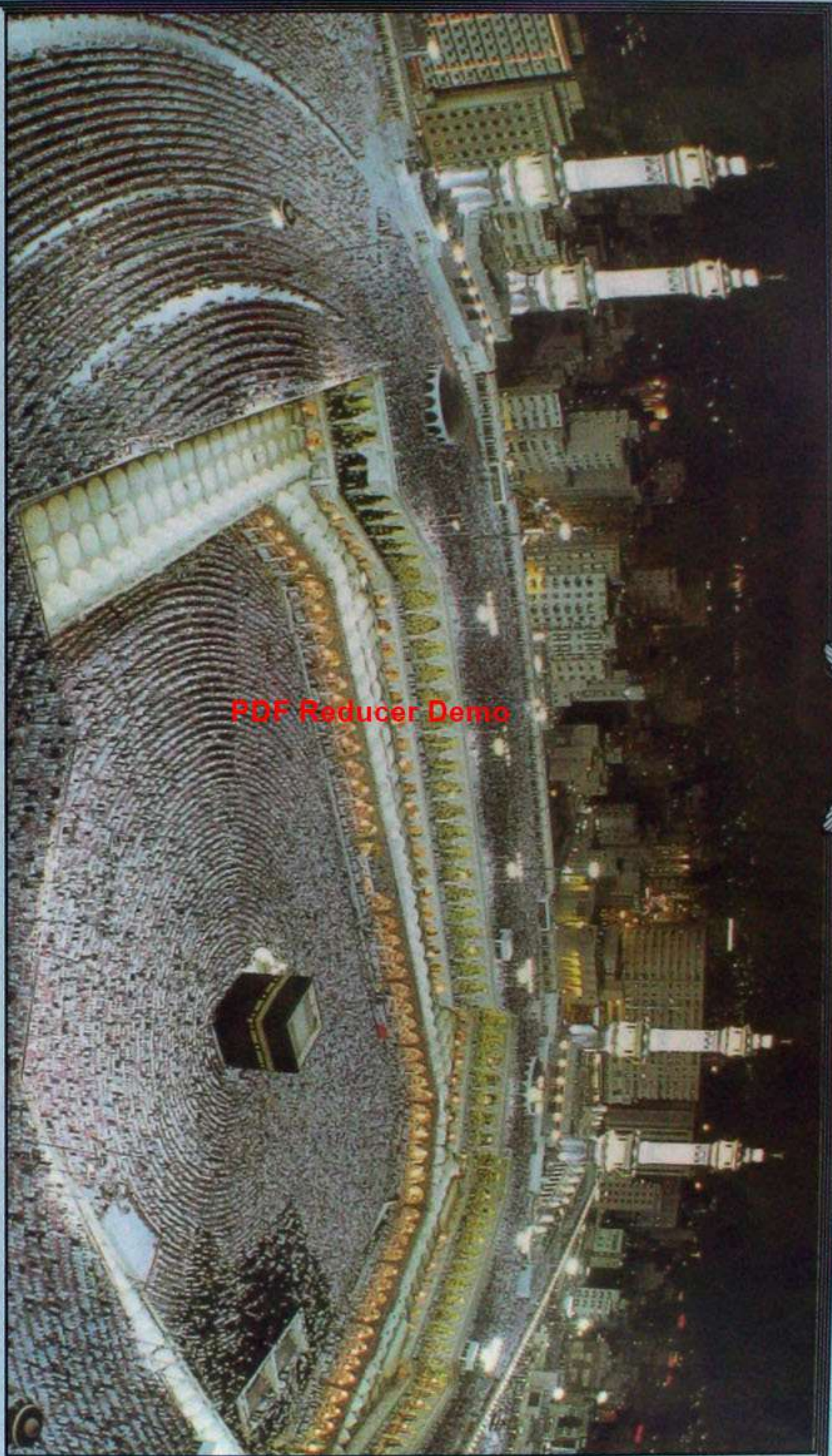
بیت اللہ شریف کا روح پرور منظر (مکہ مکرّمہ)

الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- حج
- عمرہ
- حاضری مسجد نبوی شریف

زیارتِ روضۂ رسول کریم ﷺ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم-اے؛ پی-ایچ-ڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلّم علی رسولہ الکریم

# ابتدائیہ

سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں انسانوں کے لئے اللہ کا گھر بنایا گیا[1]، امن کا گہوارہ[2]--- کب بنایا گیا، کچھ نہیں معلوم--- پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر نو شروع کی حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی اس تعمیر میں شریک رہے[3]---- پھر جب تعمیر مکمل ہو چکی تو حکم ہوا کہ لوگوں کو حج کے لئے آواز دو، سوائے دو تین نفوس کے کوئی آس پاس نہ تھا، کس کو بلائیں، کس کو آواز دیں؟...... فرمایا، ہاں ہاں، آواز دو[4]، لوگ ہر طرف سے دھان پان سی اونٹنیوں پر سوار دوڑے چلے آئیں گے[5]--- پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی--- آواز بلند ہوتی گئی، پھیلتی چلی گئی کہ آج تک اس آواز پر لبیک، لبیک کہتے ہوئے سب چلے آرہے ہیں کہ اللہ کے حکم سے اللہ کے نبی نے آواز دی تھی---- ہاں حج بھی کررہے ہیں، عمرہ بھی کررہے ہیں--- دونوں ہاتھوں سے اللہ کی نعمتیں سمیٹ رہے ہیں۔

حج کا لفظ اس قصد یا ارادے کے لئے خاص ہے جو طواف و سعی اور وقوف

---

۱- قرآنِ حکیم، سورہ آلِ عمران، آیت نمبر ۹۶

۲- ایضاً، سورہ فتح، آیت نمبر ۲۴

۳- قرآنِ حکیم، بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷

۴- قرآن حکیم، حج- ۲۷

۵- قرآن حکیم، حج- ۲۷

عرفات وغیرہ کی نیت سے کیا جائے، دوسری جگہ کے قصد وارادہ کو حج نہیں کہہ سکتے خواہ وہ جگہ کتنی ہی مقدس کیوں نہ ہو، جو ایسا کرتا ہے، گمراہ ہے۔ عمرہ کا لفظ بھی اس زیارت کے لئے بولا جاتا ہے جو طواف و سعی کی نیت سے کی جائے، دوسری کسی بھی زیارت کے لئے عمرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ جو ایسا کرتا ہے، گمراہ ہے۔

O

ہزاروں میل کا طویل سفر طے کر کے ہم ایک ہفتے میں حج سے اور دو تین گھنٹے میں عمرے سے فارغ ہوجاتے ہیں۔۔ غور کریں یہ ہزاروں میل کیوں سفر کرایا؟...... یہ حلال کی کمائی کے ہزاروں روپے کیوں خرچ کئے گئے؟...... سفر کی کلفتوں اور صعوبتوں میں کیوں مبتلا کیا گیا؟...... عقل سے پوچھا تو کوئی جواب نہ ملا...... دل سے پوچھا تو یہ جواب ملا کہ اللہ کے چاہنے والے چاہت کے جب اس درجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کو اللہ چاہنے لگے تو پھر ان کو ہمہ گیر محبت سے نواز کر عالم گیر بنادیا جاتا ہے، ان کی نشانیوں کی زیارت فرض کردی جاتی ہے، پھر زائرین امنڈ پڑتے ہیں اور ایک عالم دیوانہ ہوجاتا ہے۔۔۔ ہر جگہ محبوبوں کی یاد میں محبوبوں کی نشانیاں ہیں۔۔۔۔ مسجد اقصٰی کے اردگرد نشانیاں[1]۔۔۔ بیت اللہ کے اردگرد نشانیاں ہی نشانیاں ہیں[2]۔۔۔۔ یہ نشانیاں کیا ہیں؟۔۔۔۔ محبوبوں کی یادگاریں ہیں۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقشِ پا جس کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے، ایک عظیم نشانی بیت اللہ کے دروازے کے بالکل سامنے رکھی ہے، بہت سے طواف کرنے والے بیت اللہ کے ساتھ اس کا بھی طواف کرتے ہیں۔۔۔ ہر طواف کرنے والا، طواف کے بعد کسی سمت دو رکعتیں نہیں پڑھتا، یہیں آتا ہے

---

۱۔ قرآن حکیم، اسراء ۱-۱

۲۔ قرآن حکیم، آل عمران-۹۷

اسی کے سامنے پڑھتا ہے، یہی حکم ہے --- صفا و مروہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی یادوں سے گونج رہا ہے اور سب سے بڑھ کر حضور انور ﷺ کے نقوش پا سے یہ زمین مشرف ہوئی --- میدان عرفات حضرت آدم و حوا اور حضرت ابراہیم و ہاجرہ علیہم السلام کی ملاقاتوں کی یاد دلا رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا، یہاں خطاب فرمایا۔

حضور انور ﷺ کے ارشادات سے یہاں کی فضاء گونج رہی ہے --- مزدلفہ میں سرکار دو عالم ﷺ نے قیام فرمایا --- منیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کی یاد دلا رہا ہے ---- اور کوئی جگہ نہیں جہاں حضور انور ﷺ کی یاد نہ آ رہی ہو --- ان یادوں کو دل میں زندہ رکھیں، اللہ کو ضرور یاد کریں، اس کے محبوبوں کو نہ بھلائیں، آپ نے دیکھا کہ ابلیس نے اللہ کے محبوب حضرت آدم علیہ السلام سے منہ پھیرا تو اس کا کیا حال ہوا؟ --- اللہ کو ماننا یہ ہے کہ جو اللہ کہے اس کو مانا جائے، ابلیس اطاعت کے اس راز سے بے خبر تھا ---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (حج: ۲۷)

(اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے، وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں)

# بیت اللہ شریف

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم-اے؛ پی-ایچ-ڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

لاَ شَرِیْکَ لَکَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں

میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں

سب تعریفیں اور ساری نعمتیں اور بادشاہی

آپ ہی کے لئے ہیں

آپ کا کوئی شریک نہیں
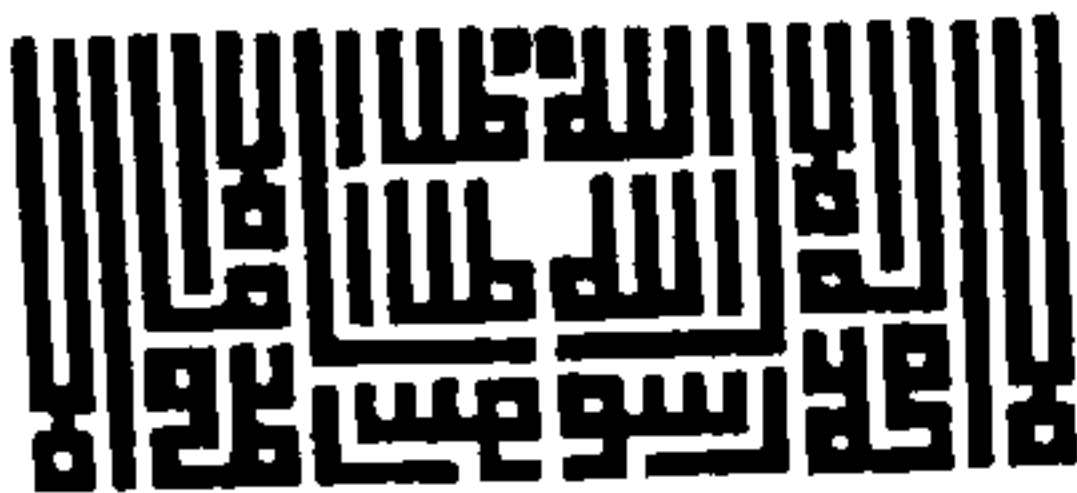
بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حج

حج کے معنی کسی بڑی اور عظمت والی چیز کی طرف قصد اور ارادے کے ہیں اور عمرہ کے معنی زیارت کے ہیں- بلاشبہ اللہ کی نشانیاں عظمت والی ہیں اور ان کی زیارت کے ارادے سے جانا اور زیارت کرنا منشاء الٰہی ہے...... اللہ کی نشانیاں اور مقدس مقامات اللہ کے محبوبوں کی یاد دلاتے ہیں-

اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف میں طلب و سوال کا سلیقہ بتایا کہ مانگو تو یوں مانگنا "خدایا! ہم کو سیدھے راستے پر چلا، اس راستہ پر جس پر تیرے محبوب چلے"...... آج ہم کو انہیں راہوں پر چلایا جارہا ہے اور یہ بتایا جارہا ہے کہ ہمارے محبوبوں کی یادوں اور راہوں سے بے پرواہ ہوکر سیدھا راستہ میسر نہیں آسکتا...... پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانِ قدم کو حرم شریف میں محفوظ کرکے اور نہ صرف محفوظ کرکے بلکہ اس کو اور بیت اللہ کے آگے رکھتے ہوئے نفل پڑھنے کا حکم دے کر اس کی شانِ محبوبیت کو اور اجاگر کردیا گیا...... اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوبوں کی ادائیں ایسی پیاری لگتی ہیں کہ ان کو قانونِ شریعت کا حصہ بنادیا گیا- سبحان اللہ!...... یہ حقیقت ہماری توجہ اور غور و فکر کی مستحق ہے-

حج کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن...... جب تک باطن حاصل نہیں ہوتا، حج کا صحیح لطف نہیں آسکتا...... ظاہر تو یہی ہے کہ حج کے ارکان صحیح ادا کرلیے جائیں اور باطن یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی کامل توجہ ہو جو غیر اللہ سے بے نیاز کردے...... الفاظ و حروف کے پیچ و خم میں الجھنے کا یہ وقت نہیں...... یہ مضطربانہ دعاؤں کا وقت ہے...... سیدھی سادی باتوں کا وقت ہے... عربی دعائیں نہیں آتیں، نہ سہی، اپنی ہی زبان میں درد دل بتائیں... وہ مولیٰ ہر دل

کی آواز سنتا ہے ...... وہ ہر بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے ...

○

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ یہ ہر اس عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے، جس کے پاس سفر خرچ کے علاوہ اتنا مال ہو کہ گھر والے اس کی واپسی تک آرام سے گزر بسر کر سکیں اور قرض لینے کی نوبت نہ آئے ... حج زندگی میں ایک بار فرض ہے ----- وہ چاہتا تو بار بار بلاتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیسا کرم فرمایا ان کو ایسی تکلیف نہ دی جو ان کی برداشت سے باہر ہو یا ان پر گراں ہو ...... اور ایک بار آنے پر یہ شرط لگادی کہ جب ہمارے پاس آؤ تو گھر والوں کو بھوکا پیاسا چھوڑ کر نہ آنا ...... ان کا پورا بندوبست کر کے آنا ......
سبحان اللہ ! اللہ کو اپنے بندوں سے کتنا پیار ہے ! ...... حج تنگ دست اور مقروض پر فرض نہیں، وہ مالدار عورت جو اپنے محرم کے ساتھ نہ جا سکتی ہو یا جس کا محرم نہ ہو اس پر بھی فرض نہیں ...... ایسے بیمار پر بھی فرض نہیں جو حج کی لئے سفر نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر صحت کی حالت میں حج فرض نہ ہوا ہو تو پھر بیمار اپنی طرف سے حج کرائے یا وصیت کر جائے ...... راستہ میں جان و مال کا خوف ہو تو اس وقت بھی حج کی ادائیگی فرض نہیں[1]۔

○

ارکانِ حج ادا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل مقاماتِ مقدسہ پر حاضری ضروری ہوتی ہے :

○ بیت اللہ شریف --- (یہ مکہ مکرمہ میں جدہ سے ۷۲ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے)

○ صفا و مروہ ------- (یہ حرم کعبہ کے ساتھ ہی جنوب کی طرف ہے)

○ منیٰ ---------- (یہ مکہ مکرمہ سے ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے)

○ مزدلفہ --------- (یہ منیٰ سے ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے)

---

۱۔ حج اور عمرہ کے بارے میں جملہ مسائل مندرجہ ذیل کتاب میں دیکھ لیں، یہ کتاب بہت مفید ہے۔
مفتی محمد محمود الوری: کتاب الحج، اسلامی کتب خانہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ (پاکستان)

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

جبل نور (مکہ مکرمہ) جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

مسجد نمرہ میدان عرفات
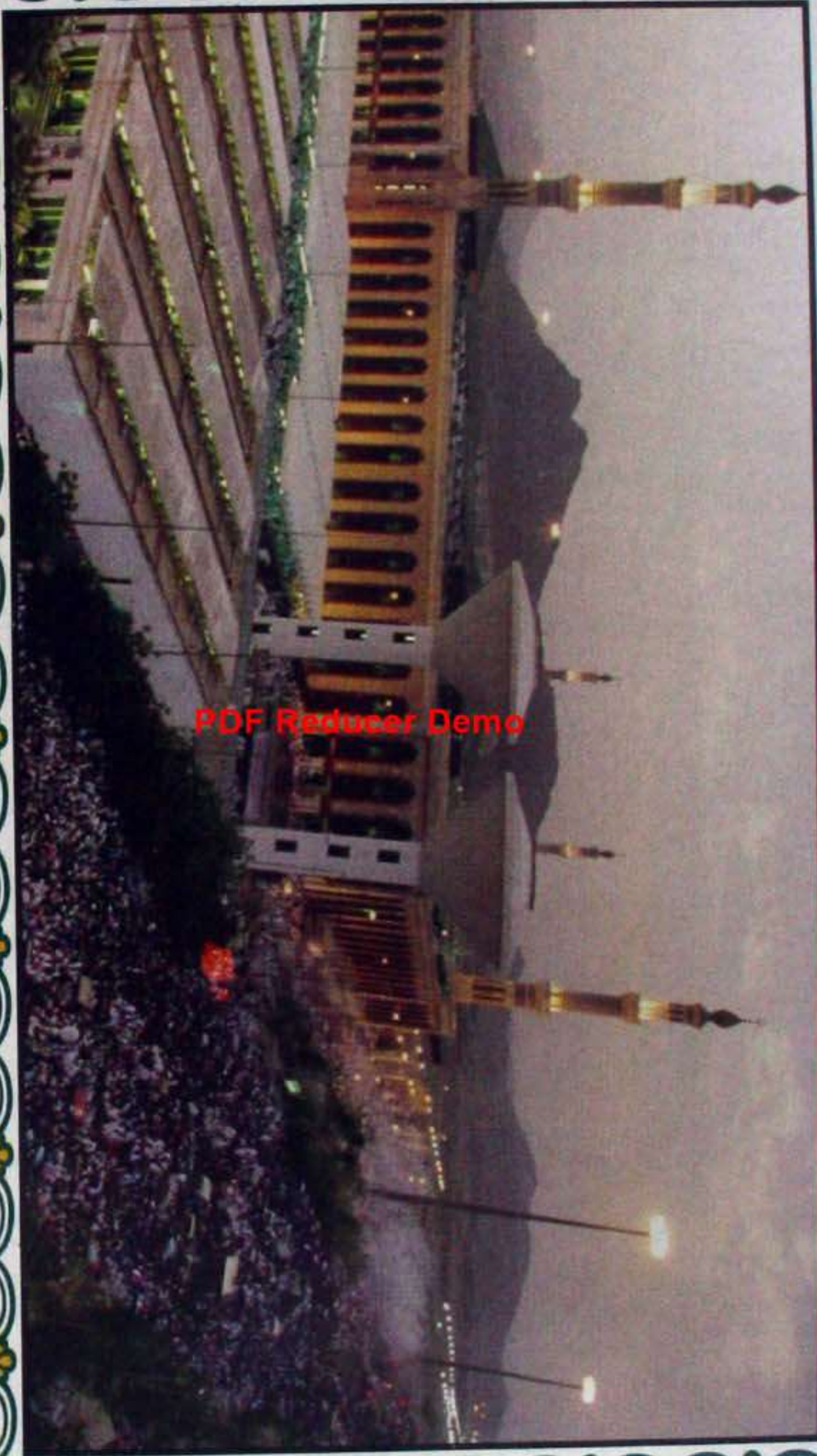
○ عرفات--------- (یہ منیٰ سے ۱۱ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے)

مکہ مکرمہ سے منیٰ جنوب مشرق کی طرف ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی ...... یہاں تین ستون سے ہیں جن کو جمرات کہا جاتا ہے یعنی جمرہ عقبیٰ، جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ اولیٰ...... یہاں ابلیس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی تھی...... منیٰ سے مزدلفہ اور عرفات بھی جنوب مشرقی سمت ہے...... عرفات میں جبلِ رحمت وہ مقدس مقام ہے جہاں سرکارِ دوعالم ﷺ نے ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کے عظیم اجتماع میں آخری تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی...... عرفات ہی سے طائف کو راستہ نکلتا ہے جہاں حضور ﷺ نے اپنے حیاتِ ظاہری میں سب سے زیادہ سختیاں جھیلیں۔

○

اسلام نے ہمیں بڑی تہذیب و شائستگی کا سبق سکھایا ہے، ایسی تہذیب و شائستگی جس کی مثال دورِ جدید کی تہذیب میں بھی نہیں ملتی مثلاً کعبہ شریف ایک چوکور عمارت ہے جس کا نام بیت اللہ ہے، یہ دنیا میں بننے والا پہلا گھر ہے، اس مختصر عمارت کے گوشے گوشے اور کونے کونے بلکہ درو دیوار تک کے نام ہیں...... جنوب مشرقی کونے کا نام رکنِ اسود ہے...... شمال مشرقی کونے کا نام رکنِ عراقی ہے...... حجرِ اسود اور دروازۂ کعبہ کے درمیانی حصے کا نام ملتزم ہے...... یہیں مشرقی جانب مقامِ ابراہیم ہے اور مقام ابراہیم سے جنوب کی طرف زمزم شریف ہے...... رکنِ اسود سے چلتے ہوئے دروازۂ کعبہ سے آگے بڑھتے ہیں تو رکن عراقی آتا ہے...... یہاں سے آگے چلتے ہیں تو حطیم اور میزاب رحمت سے گزر کر رکن شامی آتا ہے...... رکنِ عراقی اور رکن شامی کے درمیان بیت اللہ

کے دائیں طرف نیم دائرے کی شکل میں ایک دیوار ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں، یہ حصہ کعبہ کی زمین میں داخل ہے۔ اسی کے اندر کعبہ شریف کی چھت سے پرنالہ گرتا ہے جس کا نام میزاب رحمت ہے۔۔۔۔ رکنِ شامی سے جب آگے بڑھتے ہیں تو دیوار کعبہ کا جنوبی حصہ جو رکنِ یمانی سے سنگ اسود تک ہے، مستجاب کہلاتا ہے۔۔۔۔ آپ نے غور فرمایا اس چھوٹی سی عمارت کے گوشوں اور کونوں کے کتنے نام ہیں۔۔۔۔ رکنِ اسود، رکنِ عراقی، رکنِ شامی، رکنِ یمانی، ملتزم، میزابِ رحمت، مستجار اور مستجاب وغیرہ وغیرہ۔۔ حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ گھر کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بھی نام رکھتے تھے، پیالے اور کٹورے تک کے نام تھے۔۔۔۔ نام رکھنے کا یہ دستور سنت اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

O

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بڑی آسانیاں رکھی ہیں، خود حضور اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ آسانیاں پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔۔۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے علاوہ زندگی میں ایک بار حج فرض کیا گیا ہے جو پانچ دن میں مکمل ہو جاتا ہے یعنی ۸ ذی الحجہ سے شروع ہو کر ۱۲ ذی الحجہ کو ختم ہو جاتا ہے۔ پھر سب ارکان دس پندرہ میل کے اندر اندر ادا کئے جاتے ہیں، سفر حج کے علاوہ اور کوئی دور دراز کا سفر نہیں کرنا پڑتا۔ دل والا ہو تو اس کے لئے یہ پانچ دن حاصلِ زندگی ہیں اور یہ سفر مبارک بہارِ زندگی

اسلام نے انسانی زندگی کی انفرادی، اجتماعی اور بین الاقوامی اہمیت کو پیش نظر رکھا ہے۔ نماز گھر سے شروع ہوتی ہے، محلے کی مسجد میں پنج وقتہ نماز پھر شہر کی بڑی مسجد میں جمعہ کی نماز اور شہر سے باہر عیدین پر ساری شہر والوں کی نماز

اس طرح انفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو اجاگر کیا گیا حج کے موقعہ پر تین الاقوامی ضرورت کو پورا کیا گیا ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہو کر اجتماعیت کے اس اسلامی تصور کو دل پر نقش کر لینا چاہئے تاکہ جب آپ واپس آئیں تو صاف ستھرا دل لے کر آئیں دل میلا رہا تو پھر حج سے کیا حاصل ہوا؟

## حج کی قسمیں :

حج تین قسم کے ہیں :-

- ایک یہ کہ نرا حج کریں اور حج کی ہی نیت سے احرام باندھ کر حج کریں، ایسے حاجی کو "مفرد" کہتے ہیں-
- دوسرا یہ کہ پہلے عمرے کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کریں پھر حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کریں، ایسے حاجی کو "متمتع" کہتے ہیں"
- تیسرا یہ کہ عمرہ اور حج کی نیت سے ایک ساتھ احرام باندھیں، پہلے عمرہ کریں اور پھر حج، ایسے حاجی کو "قارن" کہتے ہیں-

# طریقہ حج

جب ۷ ذی الحجہ آئے گی تو مسجد حرام میں ظہر کی نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے گا، اس کو سنیئے پھر ۸ ذی الحجہ کو جس نے احرام نہیں باندھا وہ احرام باندھ لے اور جس نے عمرے میں طواف کیا تھا[1] اسی طرح ایک نفلی طواف ادا کرے- اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان اسی طرح سات چکر لگائے یہ سب آفتاب نکلنے سے پہلے کر لینا چاہئے،

---

۱- طواف کا تفصیلی ذکر عمرہ کے بیان میں صفحہ ۳۲-۳۹ پر کردیا گیا ہے-

منیٰ : جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ روانہ ہوں، راستہ بھر لبیک کہتے رہیں اور دعائیں اور درود پڑھتے رہیں، جب منیٰ نظر آئے تو دعا پڑھیں۔ منیٰ میں رات کو ٹھہریں اور ۸ ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر ۹ ذی الحجہ کی فجر تک کی پانچ نمازیں یہاں ادا کریں، یہ نمازیں مسجدِ خیف میں پڑھیں جو حضور اکرم ﷺ کی منزل گاہ تھی، ۹ ذی الحجہ کی رات عبادت میں گزاریں۔

عرفات : صبح نمازِ فجر کے بعد جب آفتاب مسجد خیف کے سامنے چمکنے لگے تو عرفات کے لئے روانہ ہوں، راستہ بھر دعائیں کرتے رہیں اور درود پڑھتے رہیں، لبیک بار بار پڑھیں اور جبلِ رحمت پر نظر پڑے تو کثرت سے پڑھیں...... عرفات میں جبلِ رحمت کے پاس یا جہاں جگہ ملے راستہ سے ہٹ کر قیام کریں...... میدانِ عرفات میں لاکھوں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں، اپنے خیمے کے نمبر یاد رکھیں یا کوئی نشان لگالیں تاکہ اپنے عزیزوں کو دور سے پہچان جائیں اور بھٹکنے نہ پائیں...... عرفات میں دوپہر تک ذکر واذکار میں مصروف رہیں اور دعا کریں...... دوپہر سے پہلے کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں، یا ممکن ہو تو نہالیں ورنہ وضو کرلیں...... دوپہر ڈھلتے ہی مسجدِ نمرہ جائیں سنتیں پڑھ کر پہلے خطبہ سنیں، پھر امام کے ساتھ ظہر پڑھیں، اس کے فوراً ہی بعد عصر پڑھیں، بعد میں ظہر کی سنتیں نہ پڑھیں...... جو حاجی جماعت سے رہ جائے یا اپنی الگ جماعت کرے وہ ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر الگ الگ پڑھے گا، ساتھ ملا کر نہیں...... نماز کے بعد موقف جائیں اور سر سے اوپر ہاتھ کر کے دیر تک دعا کریں، عورتیں، بیمار اور کمزور آدمی جہاں ہوں وہیں کھڑے ہو کر دعا کریں...... جبلِ رحمت کے قریب امام کے پیچھے قبلہ رخ کھڑے ہوں یا داھنی طرف، یہ بھی ممکن نہ ہو تو بائیں طرف اور دعا پڑھتے رہیں...... وقوفِ عرفات حج کی جان ہے......

مزدلفہ : جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوں اور یہاں رات بھر تسبیح تہلیل اور ذکر و اذکار اور توبہ و استغفار میں گزاریں...... مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں امام کے ساتھ پہلے مغرب کی نماز پڑھیں پھر فوراً ہی بعد عشاء کی، اس کے بعد پہلے مغرب کی سنتیں پڑھیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر...... آج کے دن مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھنا گناہ ہے...... جو حاجی جماعت سے رہ جائیں وہ بھی اپنی نمازیں ساتھ ہی پڑھیں گے...... ذکر واذکار میں رات گزار کر صبح ہی صبح نمازِ فجر ہو گی، امام کے ساتھ پڑھیں، مزدلفہ سے منیٰ کی لئے تقریباً ۷۰ کنکریاں چن لیں، پھر طلوعِ آفتاب میں اتنا وقت رہ جائے کہ دو رکعتیں پڑھی جا سکیں تو منیٰ روانہ ہوں...... راستہ بھر درود پڑھتے رہیں اور لبیک کی کثرت کریں...... جب وادیٔ محسّر سے گزریں جہاں اصحابِ فیل آکر ٹھہرے تھے، جو منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں ہے تو جلدی جلدی تیزی کے ساتھ گزر جائیں اور دعا پڑھیں...... جب منیٰ نظر آئے تو وہی دعا پڑھیں جو مکہ معظّمہ سے آتے ہوئے منیٰ کو دیکھ کر پہلی بار پڑھی تھی......

رمی جمرۃ العقبہ : منیٰ میں پہنچ کر دوپہر سے پہلے پہل جمرۃ العقبہ جائیں جو مزدلفہ سے آتے ہوئے آخری جمرہ ہے اور مکہ معظّمہ سے آتے ہوئے پہلا...... یہاں حضور اکرم ﷺ نے انصار سے بیعت بھی لی تھی...... یہاں جمرۃ العقبہ سے پانچ ہاتھ دور ہٹ کر کھڑے ہوں اس طرح کہ منیٰ داہنی طرف اور بیت اللہ بائیں طرف ہو اور جمرہ کی طرف منہ ہو۔ پھر خوب ہاتھ اٹھا کر ایک ایک کنکریاں پھینکیں اور ہر بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتے جائیں، یہ کنکریاں جمرۃ پر لگنی چاہئیں یا کم از کم جمرے سے تین ہاتھ کے فاصلے پر گرنی چاہئیں۔ اس سے

مزدلفہ : جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوں اور یہاں رات بھر تسبیح تہلیل اور ذکر و اذکار اور توبہ واستغفار میں گزاریں...... مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں امام کے ساتھ پہلے مغرب کی نماز پڑھیں پھر فوراً ہی بعد عشاء کی، اس کے بعد پہلے مغرب کی سنتیں پڑھیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر...... آج کے دن مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھنا گناہ ہے...... جو حاجی جماعت سے رہ جائیں وہ بھی اپنی نمازیں ساتھ ہی پڑھیں گے...... ذکر واذکار میں رات گزار کر صبح ہی صبح نمازِ فجر ہو گی، امام کے ساتھ پڑھیں، مزدلفہ سے منیٰ کی لئے تقریباً ۷۰ کنکریاں چن لیں، پھر طلوعِ آفتاب میں اتنا وقت رہ جائے کہ دو رکعتیں پڑھی جا سکیں تو منیٰ روانہ ہوں...... راستہ بھر درود پڑھتے رہیں اور لبیک کی کثرت کریں...... جب وادیٔ محسّر سے گزریں جہاں اصحابِ فیل آکر ٹھہرے تھے، جو منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں ہے تو جلدی جلدی تیزی کے ساتھ گزر جائیں اور دعا پڑھیں...... جب منیٰ نظر آئے تو وہی دعا پڑھیں جو مکہ معظّمہ سے آتے ہوئے منیٰ کو دیکھ کر پہلی بار پڑھی تھی......

رمی جمرۃ العقبہ : منیٰ میں پہنچ کر دوپہر سے پہلے پہل جمرۃ العقبہ جائیں جو مزدلفہ سے آتے ہوئے آخری جمرہ ہے اور مکہ معظّمہ سے آتے ہوئے پہلا...... یہاں حضور اکرم ﷺ نے انصار سے بیعت بھی لی تھی...... یہاں جمرۃ العقبہ سے پانچ ہاتھ دور ہٹ کر کھڑے ہوں اس طرح کہ منیٰ داہنی طرف اور بیت اللہ بائیں طرف ہو اور جمرہ کی طرف منہ ہو۔ پھر خوب ہاتھ اٹھا کر ایک ایک کنکریاں پھینکیں اور ہر بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتے جائیں، یہ کنکریاں جمرۃ پر لگنی چاہئیں یا کم از کم جمرے سے تین ہاتھ کے فاصلے پر گرنی چاہئیں۔ اس سے

زیادہ فاصلہ ہوا تو یہ پھینکنا شمار نہ ہوگا، کنکریاں دوبارہ پھینکنی پڑیں گی۔۔۔۔

لبیک جو احرام باندھنے کے بعد حج کی نیت کرتے ہی شروع کی تھی، یہاں پہلی کنکری کے ساتھ ہی بند کر دی جائے گی۔۔۔۔ جب سات کنکریاں پھینک چکیں تو ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ جائیں۔۔۔۔ اور قربانی کریں جو حج کا شکرانہ ہے۔۔۔۔ یہ قربانی قارن اور متمتع پر واجب ہے اور مفرد کے لئے مستحب اگرچہ غنی ہو۔۔۔۔ قربانی کے بعد قبلہ رخ ہو کر سارا سر منڈائیں یا بال کتروائیں، منڈوانا افضل ہے۔۔۔ عورتیں لمبائی میں تمام سر یا چوتھائی بالوں میں صرف ایک پورا بال کتروائیں گی۔۔۔۔ منڈواتے وقت اللہ اکبر واللہ اکبر کہتے رہیں۔۔۔۔ اگر سر منڈا ہوا ہے یا قدرتی بال نہیں تو پھر بھی استرا پھروانا ضروری ہے۔۔۔۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام سر مبارک کے بال منڈوا کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائے کہ صحابہ میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ آج بھی عالم اسلام میں یہ تبرکات موجود ہیں۔۔۔۔ سر منڈوانے کے بعد احرام کھول دیں۔

**طوافِ زیارت** :- آج ۱۰ ذی الحجہ ہے، بہتر ہے کہ آج ہی طوافِ زیارت ادا کرنے کے لئے جو فرض ہے، مکہ معظمہ روانہ ہو جائیں اور یہ طواف ادا کریں۔۔۔۔ کمزور مرد اور عورتیں جو ۱۰ ذی الحجہ کو نہ جا سکیں ۱۱ ذالحجہ کو چلے جائیں ورنہ پھر ۱۲ ذی الحجہ کو بلا عذر تاخیر نہ کریں ورنہ ایک قربانی جرمانے میں دینی ہوگی۔۔۔۔ البتہ حیض و نفاس والی عورتیں پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت کریں گی، اس حالت میں حج کے باقی ارکان ادا کئے جا سکتے ہیں۔۔۔۔ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھیں۔

جمرۃ العقبہ میں کنکریاں مارنے کے بعد تین روز تک منیٰ میں رہنا ہے اگر ۱۲ ذی الحجہ کو آفتاب غروب ہونے کے بعد نہ نکل سکے تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کو

پھر کنکریاں مارنی ہوں گی، جب ہی نکل سکتے ہیں----

رمی جمرات : ۱۱ ر ذی الحجہ کو امام کا خطبہ سن کر کنکریاں پھینکنے چلیں، ان دنوں میں یہ کنکریاں جمرۂ اولٰی سے شروع کی جائیں گی اور دوپہر کے بعد، پہلے نہیں---- کنکریاں پھینکنے کے بعد بیس آیتیں پڑھنے کے برابر ٹھہریں پھر جمرۂ وسطیٰ پر کنکریاں پھینکیں، اس کے بعد ٹھہریں، پھر جمرۃ العقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور پھینکتے ہی پلٹ جائیں اور دعا کرتے رہیں----اسی طرح ۱۲ ر ذی الحجہ کو تینوں جمروں پر کنکریاں پھینکی جائیں گی زوال سے غروب تک مسنون وقت ہے، غروب سے طلوعِ فجر تک مکروہ---- منیٰ کے قیام کے دوران مکہ معظّمہ آ جا سکتے ہیں مگر رات یہیں گزارنی ہے----جب ۱۲ ر یا ۱۳ ر ذی الحجہ کو منیٰ سے روانہ ہوں تو وادیٔ محصب میں عشاء تک ٹھہریں، ذکر و اذکار میں مشغول رہیں، پھر مکہ معظّمہ میں داخل ہوں...... ۱۳ ذی الحجہ کے بعد مکہ معظّمہ میں ٹھہریں تو والدین، اساتذہ اور عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے دعا کرتے رہیں اور حضورِ اکرم ﷺ، خلفاء صحابہ اور بزرگوں، عزیزوں کی طرف سے عمرے کرتے رہیں...... جب وطن واپس ہونے لگیں تو طوافِ وداع کریں-

احادیثِ مبارکہ میں حج کے ایام میں ہر موقع و محل کے لئے دعائیں مذکور ہیں جو حج سے متعلق عام کتابوں میں مل جائیں گی، کچھ دعائیں یہاں لکھی جاتی ہیں :-

# ضروری دعائیں

دعا کا تعلق دل سے ہے، دل سے جو دعا کی جائے گی اور جس زبان میں کی جائے گی، اس بارگاہِ بیکس پناہ میں سنی جائے گی- ایام حج کے مختلف مواقع کی دعائیں لکھی جاتی ہیں، اگر ممکن ہو تو یہ دعائیں پڑھیں ورنہ درود شریف پڑھتے رہیں کہ یہی دعاؤں کی جان ہے...... اللہ اور اس کے فرشتے نبی

کریم ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں، اسی سے درود شریف کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے...... قرآن کریم کی جو آیتیں یاد ہوں وہ بھی پڑھتے رہیں، یہ اللہ کا کلام ہے اور حضورِ اکرم ﷺ پر نازل ہوا ہے...... اس سے بڑھ کر عظمت والا کلام کوئی نہیں...... اس کے علاوہ کلمۂ طیبہ، کلمۂ توحید، کلمۂ شہادت کی کثرت کی جائے، تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل اور استغفار میں وقت گزارا جائے مثلاً ان کلمات کا ورد رکھا جائے :-

○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمُ

○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ الاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

احرام باندھ کر دو رکعت نفل پڑھ کر صرف عمرے کے لئے اس طرح نیت کریں---

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْ هَالِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ مُخْلِصاً لِلّٰهِ تَعَالٰی-----

صرف حج کی اس طرح نیت کریں :-

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَيْتُ الْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت یوں کریں :

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْ هُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَيْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد باآواز یوں لبیک کہیں :-

○ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ
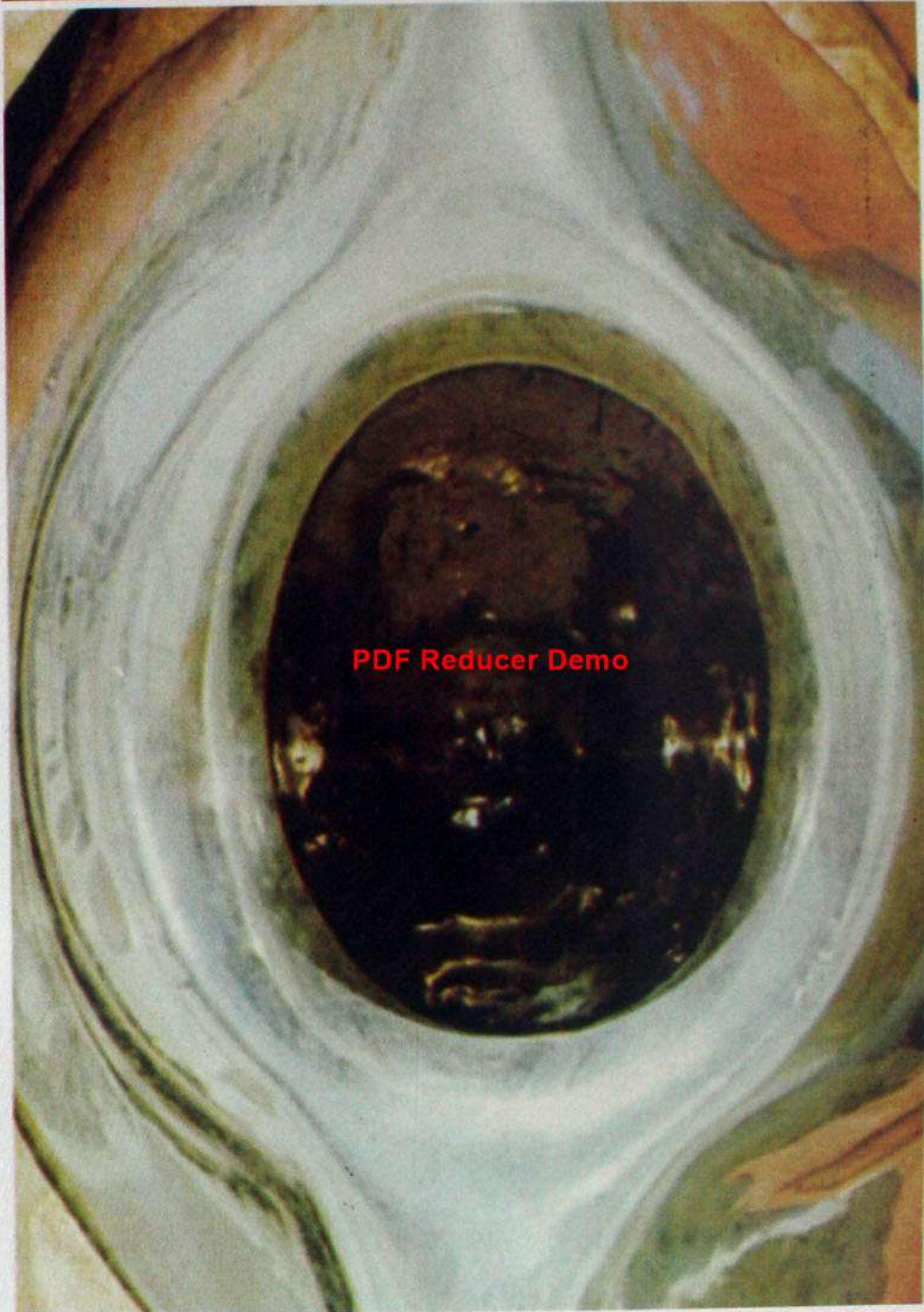
حجر اسود جس کو حضور انور ﷺ نے بوسہ دیا، مسجد حرام (مکہ مکرمہ)

رأس الحکمة مخافة الله

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ

جب حرم شریف میں داخل ہوں۔ آستانۂ پاک کو بوسہ دے کر داہنا پاؤں پہلے رکھ کر داخل ہوں اور یہ پڑھیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط

اللہ کے نام سے اور سب خوبیاں خدا کو اور رسول اللہ پر سلام، اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور ان کی بیبیوں پر، الٰہی میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اور تین مرتبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں پھر یہ دعا پڑھیں-----

○اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَام

طواف کی یوں نیت کریں پھر طواف شروع کریں---

○اَللّٰھُمَّ اُرِیْدُ طَوَّافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ۔

جب حجر اسود کے بالمقابل آئیں تو ہتیلیاں حجر اسود کی طرف کئے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں اور یہ پڑھیں :۔

○ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

پھر حجر اسود کو قریب سے یا دور سے چوم کر یہ کہیں ----

○ اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً بِکَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اب طواف کا پہلا چکر شروع کریں- دعائیں نہ پڑھ سکیں تو ساتوں چکروں میں درود شریف کے علاوہ یہ آیت پڑھتے رہیں :

○ رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِیْ الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار

اور ممکن ہو تو پہلے چکر میں یہ دعا پڑھیں :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةِ الدَّائِمَةِ فِیْ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَاوَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّار-

اللہ پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، کوئی قوت و طاقت نہیں مگر اللہ بلند و بزرگ کی مدد سے اور رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو اللہ کے رسول پر، اللہ کی رحمتیں اور سلام ہے ان پر- اے اللہ !--- میں تجھ سے سوال کرتا ہوں معافی اور عافیت اور دائمی معافی کا دین میں اور دنیا و آخرت میں اور کامیابی کا جنت سے اور نجات کا دوزخ سے-

دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھیں۔۔۔۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمَنَ اَمْنُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِکَ مِنَ النَّار فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشْرَتَنَا عَلَی النَّار اللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْن اللّٰھُمَّ وَقِنِیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

اے اللہ! بے شک یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیرا ہی امن ہے۔ اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ اور یہ مقام تیرے ساتھ جہنم سے پناہ مانگنے والے کا ہے۔ ہمارے گوشت اور ہمارے جسم کی کھال کو جہنم پر حرام فرمادے۔ اے اللہ! ایمان کو ہمارا محبوب بنادے اور اس سے ہمارے دلوں کو مزین کردے اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو ہمارے لئے غیر پسندیدہ بنا اور ہم کو ہدایت پانے والوں میں سے کردے۔ اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں کو مبعوث فرمائے گا۔ اے اللہ عطا کر مجھے جنت بغیر حساب کے۔

تیسرے چکر میں یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالنِّفَاقِ

وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِيْ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شک اور نفاق اور شقاق سے اور واپسی کی بد حالی اور مال یا اہل یا اولاد میں کوئی بری حالت نظر آنے سے۔اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

چوتھے چکر میں یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْراً وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْراً وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّ عَمَلاً صَالِحاً مَّقْبُولاً وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ط يَا عَالِمُ مَافِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِي يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِکْ

لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَخَلِفْ عَلٰی کُلِّ غَآئِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ—

اے اللہ! اس حج کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو مغفور کر اور عمل صالح کو مقبول کر اور ایسی تجارت کہ کبھی نقصان نہ لائے- اے سینوں کے بھیدوں کے جاننے والے مجھے اندھیروں سے نور کی طرف نکال- اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، ان چیزوں کا جو تیری رحمت کی مستحق بنانے والی ہیں اور تیری مغفرت کے پختہ وعدوں کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے غنیمت کا اور کامیابی کا جنت کے ذریعہ اور دوزخ سے نجات کا اے رب مجھے قانع بنا ان چیزوں پر جو تو نے مجھے دیں اور برکت دے میرے ان میں جو مجھے عطا کیں اور خلیفہ ہو جا اپنی طرف سے خیر کے ساتھ ان پر جو مجھ سے غائب ہیں-

**پانچویں چکر کی دعا:-**

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّ عَرْشِکَ وَلاَ بَاقِ اِلاَّ وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَّا اَظْمَا بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ

ﷺ اَللّٰھُمَّ اِنِی اَسْئَلُکَ الجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَ قَرِّبْنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے جس دن تیرے عرش کے سایہ کے نیچے کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذاتِ کریم کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اور مجھے اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوض سے سیراب فرما ایسا شربت جو رچتا پچتا کہ اس کے بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے کیا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ہر اس برائی سے جس نے تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور قریب کر مجھے جنت کی طرف قول، فعل و عمل سے۔

چھٹے چکر کی دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاَغْفِرْلِی وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّی وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔

اے اللہ! بے شک مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں اور

میرے اور تیری مخلوق کے درمیان بہت سے حقوق ہیں۔
اے اللہ! ان میں سے جو حقوق کہ تیرے ہیں ان کو معاف فرما اور جو تیری مخلوق کے حقوق ہیں ان کو مجھ سے اٹھادے اور مجھے اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے بے پرواہ کردے اور اپنی طاعت کے ذریعہ معصیت سے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے ماسوا سے، اے وسیع مغفرت والے۔ اے اللہ! بے شک تیرا گھر عظیم ہے اور تیری ذات کریم ہے اور تو اے اللہ حلیم کریم اور بزرگ ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، پس مجھے معاف فرما۔

ساتویں چکر کی دعا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَالْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوًا عِنْدَالْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، ایمان کامل، یقین صادق اور رزق کشادہ اور ڈرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور حلال طیب اور خالص توبہ اور موت سے پہلے توبہ اور موت کے وقت راحت اور مغفرت و رحمت بعد موت اور معافی

وقت حساب اور کامیابی جنت کے ساتھ ۔اے غالب اور اے
بخشنے والے !اے میرے رب میرا علم زیادہ کر اور مجھے نیکوں
میں شامل فرما۔

طواف کرتے وقت ملتزم، رکنِ عراقی، میزاب رحمت، رکن شامی اور
رکن یمانی پر یہ دعائیں کریں۔۔۔۔

## ملتزم کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِ وَالشِّرْکِ
وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الاَخْلَاقِ وُ سُوْءِ
الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَالاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور
اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر
بری بات دیکھنے سے۔

## میزابِ رحمت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَومَ لاَ
ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّکَ وَلاَ بَاقِیْ اِلاَّ وَجْھَکَ
وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً ھَنِیْئَةً لَّا
اَظْمَأُ بَعْدَ ھَا اَبَداً ط

الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سائے میں رکھ جس دن
تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے

سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد ﷺ کے حوض سے مجھے خوشگوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

## رکنِ شامی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْراً وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمُ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اے اللہ! توحج کو مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخشدے اور اس کو وہ تجارت کردے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں جاننے والے۔ مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔

## رکنِ یمانی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَوَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ

الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور عافیت دین اور دنیا اور آخرت میں۔

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم میں آکر یہ دعا پڑھیں:

○ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی

پھر دو رکعت واجب پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص ۔ اس کے بعد یہ دعا مانگیں حدیث شریف میں جس کی بڑی فضیلت آئی ہے......

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعلَمُ سِرِّی وَ عَلاَ نِیَّتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِی وَ تَعلَمُ حَاجَتِی فَاعْطِنِی سُئَوالِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرلِیْ ذُنُوبِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَالُکَ اِیْمَاناً یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی أَعْلَمَ اَنَّہٗ لاَ یُصِیْبُنِیْ اِلاَّ مَا کَتَبْتَ لِی وَ اَرْضِیَ مِنَ الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

الٰہی تو میرا ظاہر و باطن سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے، تو میرے گناہ بخشدے۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل سے پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے، اے رب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

صفا و مروہ پر صفا سے سعی شروع کرتے وقت، سعی کے دوران اور دونوں سبز نشانیوں سے گزرتے وقت یہ یہ دعا پڑھیں:

## صفا کی دعا

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَللّٰہُ بِہٖ: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَواعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیراً فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بے شک صفاومروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔

## سعی کی دعا

رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَماَّ تَعْلَمُ وَ تَعْلَمُ مَالاَ تَعْلَمُ اِنَکَ اَنْتَ الاَعَزُّ الاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْہُ مَبْرُوْراً وَ سَعْیاً مَشْکُوراً وَ ذَنْباً مَغْفُوراً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُومِنِینَ وَ الْمُومِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِیم۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار۔

اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ! تو حج مبرور کر اور سعی کو مشکور کر اور گناہ بخش۔ اے اللہ! مجھ کو میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے۔ اے رب ہم سے تو قبول کر۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے

رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

دونوں نشانیوں سے گزر کر پڑھنے کی دعا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ایسا حیّ ہے کہ اس کو کبھی موت نہیں۔ اسی کے قبضے میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنٰى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ

جب منیٰ سے میدانِ عرفات میں پہنچیں تو ذکر و اذکار، لبیک اور درود و دعا کے علاوہ یہ پڑھتے رہیں :

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ایسا حیّ ہے کہ اس کو کبھی موت نہیں۔ اس کے قبضے میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

منیٰ سے مزدلفہ آتے ہوئے جب وادیٔ محسّر سے گزریں تو یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا وَلاَ تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ

(ترجمہ) : اے اللہ ! ہمیں نہ قتل کر اور نہ ہلاک کر، اپنے عذاب سے پہلے ہمیں عافیت عطا فرما۔

اور مزدلفہ میں یہ دعا پڑھیں :

## مزدلفہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ وَّ خَیْرُ مَرْغُوْبٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ لِکُلِّ وَفْدٍ جَائِزَۃً وَّ قِریً فَاجْعَلْ قِرَائِیْ فِی ھٰذَا الْمَکَانِ قُبُولَ تَوْ بَتِیْ وَالتَّجَاوُزَ وَاَنْ تَجْمَعَ عَلَی الْھُدیٰ اَمْرِی اَللّٰھُمَّ حَجَّتْ لَکَ الاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ وَاَنْتَ تَسْمَعُھَا وَلاَ یُشْغِلُکَ شَانٌ عَنْ شَانٍ وَّ حَاجَتِیْ اَنْ لاَّ تُضِیْعَ تَعْبِیْ وَ نَصَبِیْ وَاَنْ لاَ تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمَحْرُوْمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لاَ تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھٰذَا الْمَوْقَفِ الشَّرِیْفِ وَارْزُقْنِی ذَالِکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ

فَاِنِّی لَاَ اُرِیْدُ اِلاَّ رِضَاکَ وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَۃِ الْمُخْبِتِیْنَ وَالْمُتَّبِعِیْنَ لاَمْرِکَ وَالْعَامِلِیْنَ بِفَرَائِضِکَ وَالَّتِی جَاءَ بِھَا کِتَابُکَ وَحَثَّ عَلَیْھَا رَسُوْلُکَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ

الٰہی! میرا سب سے بہتر مطلوب و مرغوب تو ہی ہے- الٰہی ہر آنے والے کے لئے انعام اور مہمان نوازی ہے تو آج کے دن اس جگہ میری مہمانی یہ فرما کہ میری توبہ قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما اور میرے کام کو ہدایت پر جمع فرما- الٰہی ! آج آوازیں اپنی حاجتوں کے مانگنے میں بلند ہو رہی ہیں اور تو انہیں سن رہا ہے اور تجھ کو ایک حال دوسرے حال سے بے خبر نہیں کرتا- میری حاجت یہ ہے کہ میری تکلیف سفر اور مشقت کو برباد نہ کر- اور مجھے ان لوگوں میں نہ رکھ جو تیری رحمت سے محروم ہوئے- الٰہی ! اس وقت کی میری حاضری آخری حاضری نہ ہو بلکہ جب تک زندہ رہوں بار بار حاضری کی نعمت پاؤں- میں صرف تیری رحمت کا خواستگار ہوں اور تیری رضا کا خواہش مند ہوں- میرا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تیری جناب میں عاجزی کرتے ہیں اور تیرے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور ترے وہ فرائض ادا کرتے ہیں جنہیں تیری کتاب قرآن مجید نے بتایا اور تیرے رسول نے ان کی بجا آوری کی تاکید فرمائی- رسول اللہ پر تیری رحمت اور سلام ہو-

منیٰ میں ۱۰ ذی الحجہ کو پہلے جمرۃ العقبہ کی رمی کریں اور ایک ایک کرکے سات کنکریاں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ماریں، فارغ ہوتے ہی یہ پڑھتے ہوئے واپس ہو جائیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلَهُ حَجًّا مَّبْرُوْراً وَّذَنْباً مَّغْفُوراً

(ترجمہ): اے اللہ! حج کو پاکیزہ فرما اور گناہوں کو معاف فرما۔

سر منڈاتے ہوئے یہ تکبیر کہتے رہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ وَ رَغْبًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوراً وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوراً (۲۵۷)

۱۰ ذی الحجہ کو حلق اور غسل کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن کر ممکن ہو تو قربانی کا گوشت کھا کر طواف زیارت کے لئے منیٰ سے مکہ معظّمہ روانہ ہوں اور حج کا یہ دوسرا رکن ادا کریں۔ طواف زیارت ۱۰ ذی الحجہ کو افضل ہے ویسے ۱۲ ذی الحجہ تک بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد بغیر عذر کیا تو گنہ گار ہوگا اور دم لازم آئے گا۔ عورت طہارت کے بعد ہی طواف زیارت کرے گی اس کے لئے تاریخ کی قید نہیں۔ طواف زیارت کے بعد ہی عورت حلال ہو گی اس سے پہلے نہیں۔ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں ہی

گزاریں اور تینوں جمرات پر رمی کریں۔ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں گزاریں تو سنت ہے۔

حج کے دوران دوسرے درود و سلام کے علاوہ یہ درود بھی پڑھتے رہیں جو تمام درودوں کا جامع ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

O

بہت سی یادگاریں باقی ہیں اور بہت سی مٹادی گئیں، محبوبوں کی نشانیاں اللہ کی نشانیاں ہیں، قرآنِ کریم ہم کو یہی بتاتا ہے[1] ---- ان موحدین کی شان یہ ہے کہ جیتے جی ان پر فرشتے اترتے ہیں، خوشخبری سناتے ہوئے[2] ---- ان

۱- قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸

۲- قرآن حکیم، سورہ فصلت، آیت نمبر ۳۰

صفا و مروہ درمیانی گزرگاہ (مکہ مکرمہ)

بر زمینی کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود
کتبہٗ خورشید گوہر قلم، لاہور
اپریل ۱۹۶۹، ۱۳۸۹ھ

کی شان یہ ہے کہ ان کے سواری کے سموں سے مس ہونیوالی مٹی بھی آبِ حیات ہے، ہم کو اس کا ادراک ہو یا نہ ہو، بد نصیب سامری تک کو اس کا ادراک تھا، جس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سواری کے ٹاپوں کے نیچے سے مٹھی بھر خاک لے کر دھات کے بچھڑے میں جو ڈالی تو وہ بولنے لگا[1]---ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی حفاظت کا اشارہ تابوتِ سکینہ میں ملتا ہے، جس کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہے---- جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے، جس کو فرشتے اٹھایا کرتے تھے[2]----ان کے مسکن کے قریب یادگار عمارت بنانا یا مسجد تعمیر کرنا نیک انسانوں کی فطرت ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں پسندیدگی کے انداز سے کیا گیا ہے[3]-----اللہ کی نشانیوں کو نقصان پہنچانا عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے[4]، اس کا بھی ذکر قرآنِ حکیم میں ہے----- مال کی حفاظت کے لئے خضر علیہ السلام نے ٹوٹی ہوئی دیوار کھڑی کر دی[5]، جو ایک مدت تک محفوظ رہی تو ایمان کی حفاظت کے لئے اللہ کی نشانیوں کو کیوں نہ محفوظ کیا جائے، کسی نہ کسی بہانے ان کو کیوں شہید کیا جائے؟-----دشمن، دشمن کے ملک میں فساد برپا کرتا ہے[6]، اور نشانیاں مٹاتا ہے، دوست، دوست کی نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے، تعمیرِ نو کرتا ہے[7]-----جو بنیاد اللہ کی رضا کے لئے رکھی جائے وہ قائم رہنے ہی کے لئے ہے، اللہ کو بھلی معلوم ہوتی ہے[8]-----وہ مٹانے کے لائق نہیں----ہاں جس عمارت کی بنیاد تفرقے کی لئے رکھی گئی

---

۱- قرآنِ حکیم، سورہ طٰہٰ، آیت نمبر ۹۶ ۲- قرآنِ حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۴۸
۳- قرآنِ حکیم، سورہ کہف، آیت نمبر ۲۱ ۴- قرآنِ حکیم، سورہ شمس، آیت نمبر ۱۵
۵- قرآن حکیم، سوہ کہف، آیت نمبر ۷۷ ۶- قرآن حکیم، سورہ نمل، آیت نمبر ۳۴
۷- قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷ ۸- قرآن حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۱۰۹

ہو، وہ ایک نظر دیکھنے کے بھی قابل نہیں[1]، ڈھانے کے قابل ہے-----
نمرود نے بدنیتی سے کتنی بلند عمارت تعمیر کی، مگر دیکھتے ہی دیکھتے زمین پر آرہی[2]-----بیشک نیکوں کی یادگاریں مٹانا اللہ کا عمل نہیں ہاں بدوں کی یادگاریں مٹانا، مکانوں کو اجاڑنا، شہروں کو برباد کرنا اس کا عمل ضرور ہے، جس کا ذکر قرآن حکیم میں جگہ جگہ ملتا ہے (شعراء : ۱۷۲)----میں ذکر کررہا تھا کہ بہت سی عمارتیں مٹادی گئیں اور بہت سی موجود ہیں- ہاں جبلِ نور میں غارِ حرا دیکھئے، ہمت ہو تو چڑھیئے، یہاں چڑھنا بھی سنت ہے اور چڑھ کر غارِ حرا میں عبادت کرنا بھی سنت ہے- یہ نزولِ وحی کا وہ نقطۂ آغاز ہے[3]، جہاں سے سارے جہاں کو روشنی ملی، رحمت ملی، ہدایت ملی، سب کچھ ملا- جبلِ ثور چلئے، غارِ ثور دیکھیئے جس کو فرشتوں نے اپنی آغوش میں لیا تھا، جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رحمۃ للعالمین ﷺ پر اپنی جان نچھاور کررہے تھے[4]، جہاں وہ رؤف رّحیم تسلیاں دے رہے تھے اور استقامت کا وہ درس دے رہے تھے، جو رہتی دنیا تک مبلغوں اور مجاہدوں کی ہمتیں بلند کرتا رہے گا-----ہاں جنۃ المعلّٰی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزارِ مبارک کی دور سے زیارت کیجئے، بس ایک نشان رہ گیا ہے اور بہت سے مزارات کے بھی بس نشان ہی نشان ہیں، جانے والا دیکھتا ہے، حیران ہوتا ہے----کچھ کہہ نہیں سکتے، جانے والے آنسو بہا کر چلے آتے ہیں----کس سے کہیں، کیا کہیں، کون سنے؟-----بس اللہ ہی اللہ ہے----

جنۃ المعلّٰی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے

---

۱- قرآنِ حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۳۴ ۲- قرآنِ حکیم، سورہ نمل، آیت نمبر ۲۶
۳- قرآن حکیم، سورہ علق، آیت نمبر ۱-۵ ۴- قرآن حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۴۰

علاوہ حضرت عبد المطلب، حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جنھوں نے ہجرت کی کٹھن گھڑیوں میں حضور انور ﷺ کی بڑی خدمت کی ---- حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور انور ﷺ کے جگر گوشے، قاسم، طاہر، طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات ہیں، ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام، تابعین، اہل اللہ اور بزرگوں کے مزارات ہیں، عام مسلمانوں کے بھی مزارات ہیں، تدفین کا سلسلہ جاری رہتا ہے ---- جنۃ المعلّٰی مکہ معظّمہ کا مقدس قبرستان ہے۔

بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے، صفاو مروہ سے ذرا آگے جبلِ ابو قبیس ہے جو مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں سب سے افضل ہے، یہاں سے حضور انور ﷺ نے دعوتِ اسلام دی اور یہیں شق القمر کا واقعہ پیش آیا۔ اب یہاں سعودی حکومت نے خادم الحرمین کا عظیم الشان محل تعمیر کر دیا ہے، پہاڑ سامنے سے روپوش ہو گیا ہے ---- اس پہاڑ کے قریب حضور انور ﷺ کا مقدس مقامِ ولادت باسعادت ہے، جہاں اب کتب خانہ بنا دیا گیا ہے، یہ عظیم تاریخی مقام ہے، اس کی ضرور زیارت کریں۔

باب ملک بن عبد العزیز کے بالکل سامنے ایک فرلانگ کے فاصلے پر محلّہ مسفلہ ہے، جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان شریف تھا، یہیں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور انور ﷺ کے دستِ اقدس پر مشرف باسلام ہوئے اور یہیں وہ تاریخی مکان ہے، جہاں سے حضور انور ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی ----

مسجد حرام سے جنت المعلیٰ جاتے ہوئے مسجد جن ہے، جہاں حضور انور ﷺ نے جنوں سے بیعت لی اور انہوں نے آپ سے قرآن حکیم سنا۔ اللہ اکبر! اس تلاوت کی تاثیر کا کیا عالم ہو گا؟۔۔۔۔منیٰ میں مسجد خیف کی زیارت کیجئے جہاں ستر پیغمبروں نے نماز ادا فرمائی، جہاں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور انور ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پہلے یہ مسجد قبہ کی صورت میں تھی، اب ایک شاندار مسجد بن گئی مگر صد افسوس اس پتھر کو محفوظ نہ رکھا گیا، جس پر حضور انور ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ بہر حال وہ جگہ دروازے کے قریب ہی کہیں ہے۔۔۔ مسجد خیف کے قریب غار مرسلات ہے، جو ایک پہاڑ میں واقع ہے۔ یہاں حضور انور ﷺ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی۔ اس غار میں حضور انور ﷺ نے سر مبارک سے ٹیک لگا کر آرام فرمایا، پتھر نرم ہو گیا اور سر مبارک کا نشان نقش ہو گیا، بعض حجاج نے اس کی زیارت کی ہے۔

ان ساری تاریخی اور مقدس یادگاروں کی خاص خوبی یہ ہے کہ جانِ دو عالم، محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وازواجہٖ وصحبہٖ وسلم کے مبارک قدموں سے سرفراز ہیں، اللہ کو اپنے پیاروں کے نشان قدم محبوب ہیں، بیت اللہ کے بالکل سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانِ قدم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیئے گئے ہیں[1]، جو عقل والوں کو اس محبت کا درس دیتے ہیں، جو محبت والوں کے دل گرماتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

مکہ معظمہ کا تو ذرہ ذرہ زیارت کے قابل ہے۔ وہ کیا وقت ہو گا جب حضور انور ﷺ تشریف فرما ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنائے بیٹھے ہوں گے، کبھی اٹھتے ہوں گے، کبھی بیٹھتے ہوں گے، کبھی چلتے ہوں گے، کبھی

---

۱۔ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵

پھرتے ہوں گے ----- ان اداؤں پر قربان، ہاں :

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝

(مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت و الفت سے آباد رکھے- آمین! محبت ہو تو ان کی، الفت ہو تو ان کی- آمین

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

الله لا اله الا هو
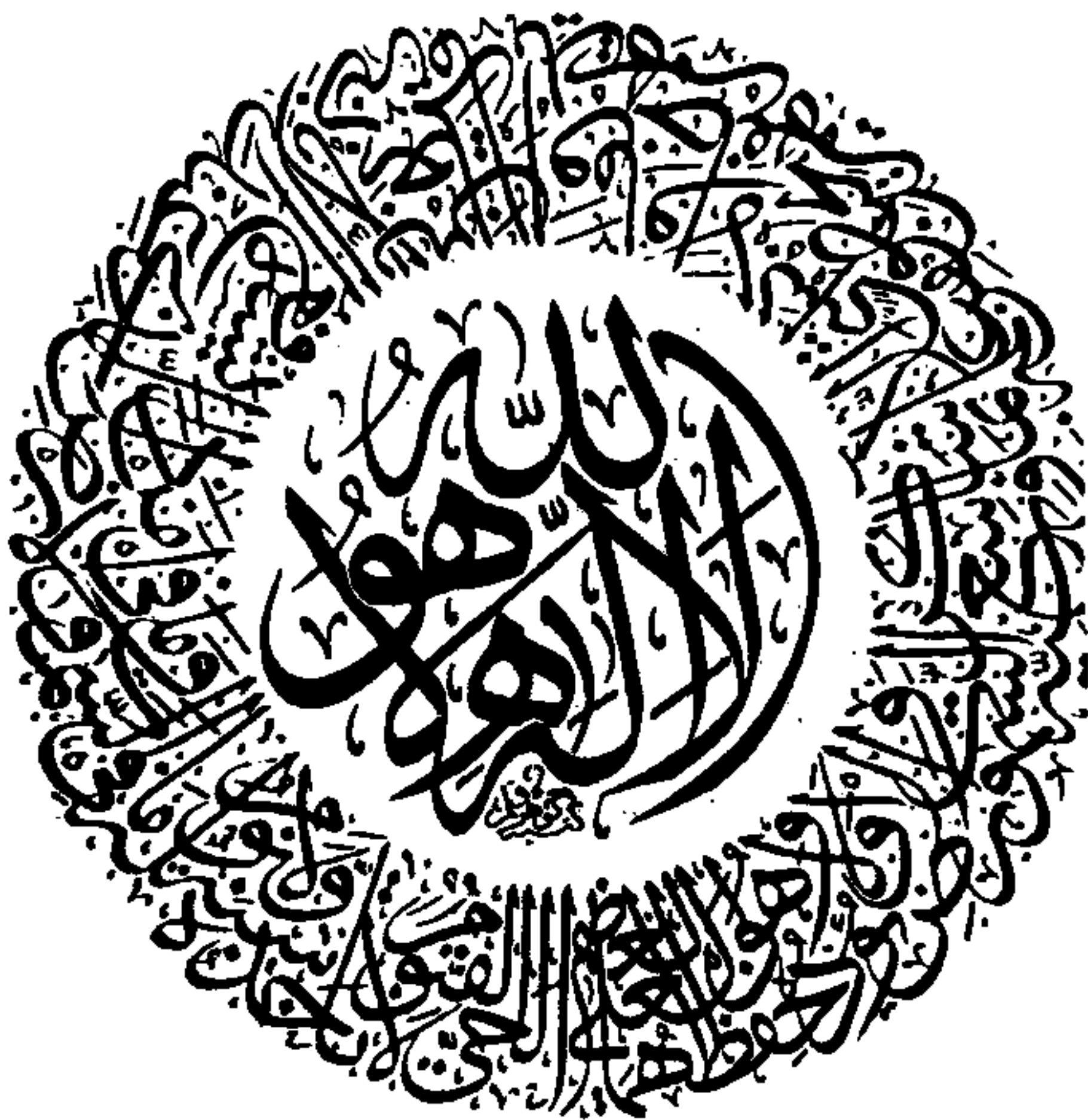
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (بقرہ : ۱۹۶)

(اور حج اور عمرے کو اللہ کے لئے پورا کرو)

# عمرہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم-اے؛ پی-ایچ-ڈی

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# (۱)

۱- عمرہ زندگی میں ایک بار اُس مسلمان پر سنت مؤکدہ ہے جو عاقل و بالغ اور صحت مند ہو، اتنا مال رکھتا ہو کہ سفر خرچ اور واپسی تک اہل و عیال کے لئے کافی ہو---- عمرہ ۹ر ذی الحجہ سے ۱۳ر ذی الحجہ تک پانچ روز منع ہے اور مکروہ تحریمی ہے، مکہ والے جو حج کا ارادہ نہ رکھتے ہوں اِن دنوں میں عمرہ کرسکتے ہیں---- جب حج فرض ہو جائے تو پہلے حج کریں اور پھر عمرہ، عمرے کے لئے تعداد کی کوئی قید نہیں---- عمرہ کے لئے جائیں تو دل و دماغ میں دنیا کا خیال لے کر نہ جائیں---- دوست کے ہاں دوست کے خیال میں مگن ہو کر جائیں، محبت کا یہی تقاضا ہے، محبت کا یہی ادب ہے---- جو محبوب کے پاس جاتا ہے، دل و دماغ میں محبوب کو بسا کر جاتا ہے-

## طریقۂ عمرہ

۲- عمرہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کر کے وضو کریں پھر میقات سے (یعنی احرام کے لئے جو مقام مقرر ہے) یا اپنے ہی گھر سے احرام باندھ لیں[۱]---- خواتین کا احرام ان کا اپنا لباس ہے، وہ چہرہ، پیشانی سے ٹھوڑی تک، داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک کھلا رکھیں---- ہاتھ، پہنچوں تک اور شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے تک چھپائے رکھیں---- یہی ان کا احرام ہے---- احرام باندھ کر خوشبو نہ لگائیں، زیادہ خوشبودار صابن بھی استعمال نہ کریں---- دیوانے کو

---

۱- قرآن حکیم میں سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۹۸ میں احرام کا ذکر ہے-

مسجد حرام کے دالانوں کی چھت اور گنبد (مکہ مکرّمہ)
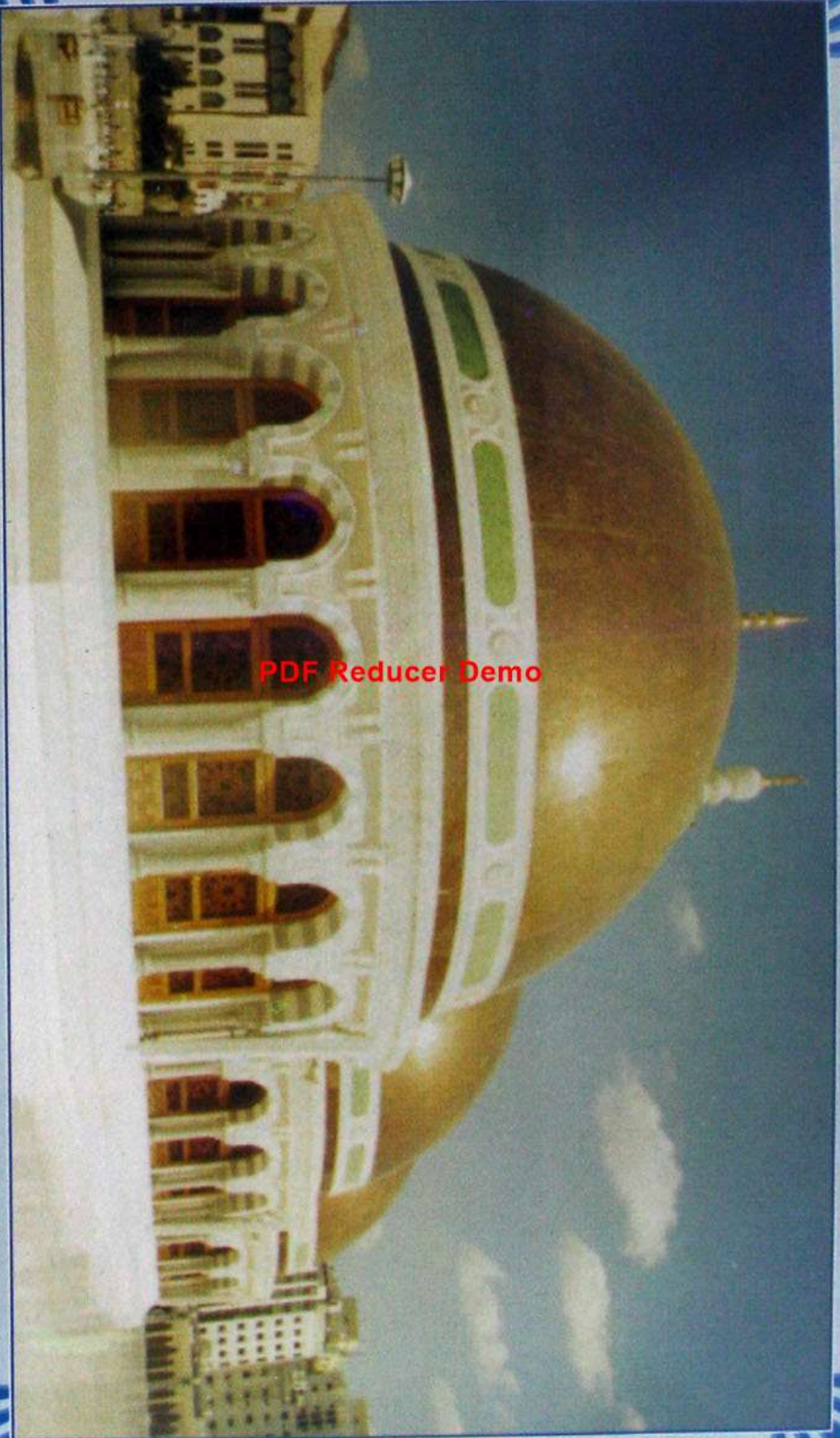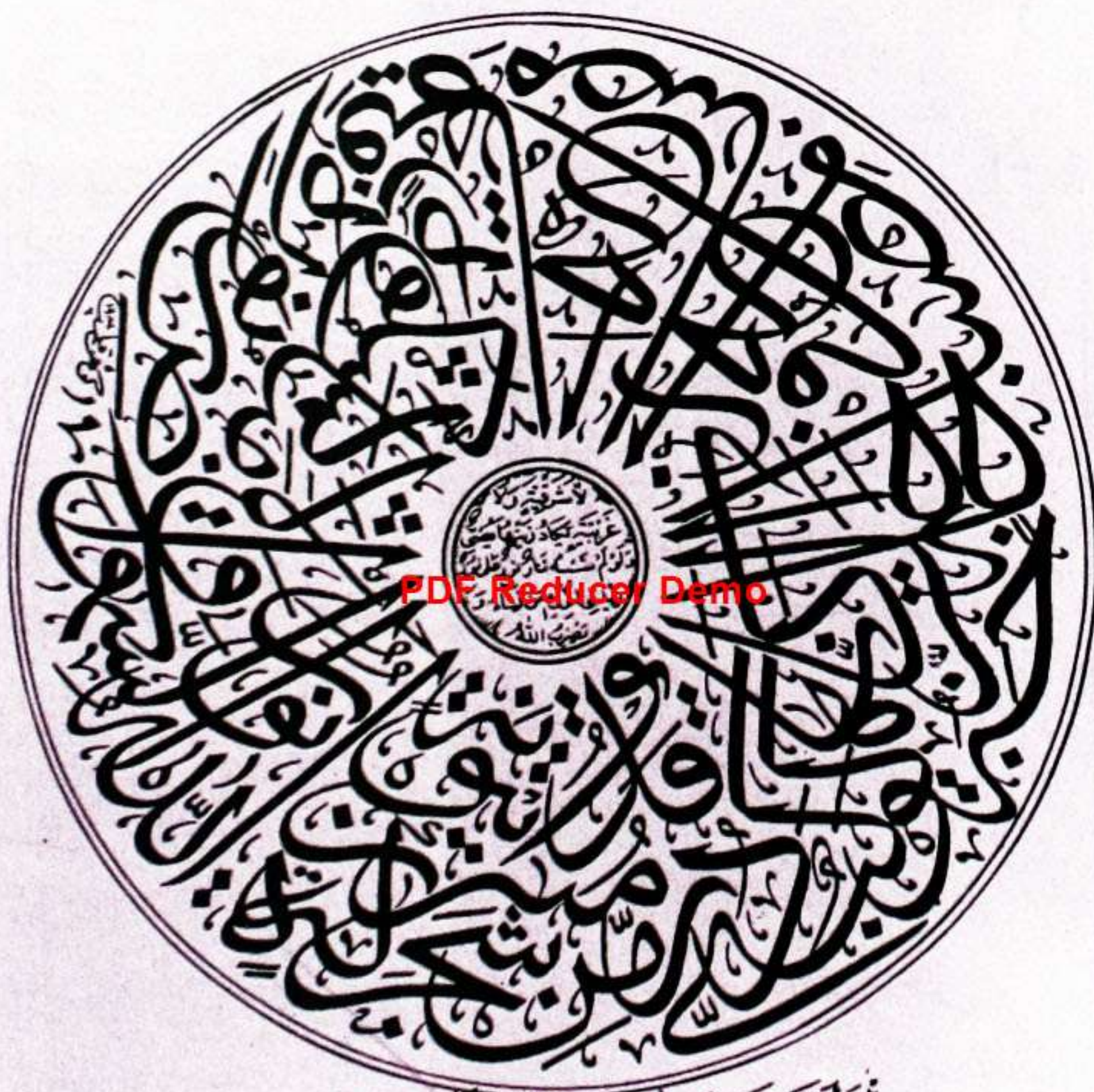
الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

خوشبو سے کیا علاقہ ؟---- حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک لوگ اسے دیوانہ نہ کہنے لگیں---- عمرہ اور حج دیوانگی ہی کا نام ہے---- مست ہو کر ارکان ادا کریں کہ کچھ اور ہی لطف آئے گا---- مگر یہ مستی عطائے ربانی ہے۔

۳۔ ہاں، احرام باندھ کر دو نفل ادا کریں پھر عمرہ کے لئے یہ نیت کریں :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

(اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ رکھتا ہوں، میرے لئے اس کو آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما)

اور لبیک کہنا شروع کر دیں :-

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ--

(میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریفیں اور ساری نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں)

نیت کرنے کے بعد سر کو نہ ڈھانکے، کھلا رکھیں---- یہ عاجزی و بندگی کا ایک انداز ہے، یہاں غرور تکبر کا شائبہ تک نہیں، سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں---- لبیک کہتے ہوئے مکہ معظمہ[1] روانہ ہوں اور راستہ بھر

---

۱۔ قرآن حکیم میں سورہ فتح، آیت نمبر ۲۴ اور سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۶ میں مکہ معظمہ کا ذکر ہے اور سورۃ بلد، آیت نمبر ا میں تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر مقدس کی قسم کھائی ہے کہ حضور ﷺ جو اس میں تشریف فرما ہیں۔

لبیک کہتے رہیں، مرد ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آہستہ، پھر مکہ معظمہ پہنچ کر حرم شریف میں لبیک کہتے ہوئے داخل ہوں، خانہ کعبہ پر نظر پڑے تو تین بار یہ کہیں :-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

خانۂ کعبہ کے پاس پہنچ کر حجر اسود کی جانب آجائیں، اب یہاں سے آپ کو طواف[1] شروع کر کے سات چکر پورے کرنے ہوں گے اور خانۂ کعبہ بائیں ہاتھ پر رکھنا ہوگا۔

۴- طواف سے پہلے اضطباع کرلیں یعنی احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال لیں اور دایاں کندھا کھلا رکھیں، طواف کے ہر چکر میں کندھا کھلا رہے گا۔

۵- طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی اس طرح نیت کرلیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمَ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّی۔

(اے اللہ! میں آپ کے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ رکھتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما)

پھر حجر اسود کے سامنے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

---

۱- سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷ میں کعبہ شریف کی تعمیر اور حضور ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام
تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو)

حجر اسود کا بوسہ ممکن نہ ہو تو استلام کرلیں یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر اپنے ہی ہاتھ چوم لیں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو لکڑی یا بیت لگا کر اس کو چوم لیں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے لیں---- سبحان اللہ - محبت و نسبت کا کیسا اچھا سبق سکھایا ہے---- آنکھیں بند کر کے عمرہ نہ کریں - آنکھیں کھول کر عمرہ کریں اور قدم قدم پر محبت کے سبق پڑھتے جائیں اور الفت کے سلیقے سیکھتے جائیں---- استلام کے فوراً بعد لبیک کہنا چھوڑ دیں کہ اللہ کے دربار میں حاضری ہو چکی، ابتک حاضری ہی کے لئے دوڑے چلے آرہے تھے۔

۶- خانۂ کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کریں اور یہ دعا پڑھتے رہیں[۱] :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ٥---- رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِیْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط ٥

(اے اللہ! میں دین و دنیا اور آخرت میں گناہوں کی معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! ہم کو دنیا اور آخرت کی اچھائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

پہلا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا- حجر اسود سے لے کر داہنی طرف صحن حرم شریف میں سنگ مرمر کی ایک رنگین پٹی بنا دی گئی ہے جہاں پہنچ کر استلام کر کے دوسرا چکر شروع کیا جاتا ہے---- اس کی

---

۱- اگر یہ چکر کی الگ الگ دعائیں پڑھنی ہوں تو وہ حج کے بیان میں لکھ دی گئی ہیں۔

ایک علامت اور ہے ---- داہنی سمت ذرا دور، پرانے دالانوں کی محراب کے اوپر سبز بتی جل رہی ہے جو حجر اسود کے بالمقابل ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب چکر ختم ہونے والا ہے ---- یہاں پہنچ کر دوسرے چکر کی تیاری شروع کریں ---- (چکروں کی گنتی رکھیں، کبھی کبھی بھول چوک ہو جاتی ہے) ---- اسی طرح سات چکر پورے کریں ---- ہر چکر کی دعا یاد نہ ہو تو یہی ایک دعا کافی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اس دعا پر خانۂ کعبہ میں مقرر ستر ہزار فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں - سبحان اللہ!

۷- پہلے تین چکروں میں مرد رمل کریں گے یعنی بہادروں کی طرح چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اور سینہ تان کر چلیں گے ---- اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ نے اس طرح اپنے محبوب بندوں کی یہ پیاری ادا بھی محفوظ فرمادی، اب ہم سب ان کی چال چلتے ہیں، محبت کا دم بھرتے ہیں ---- خواتین رمل نہیں کریں گی، اپنی معمول کی چال چلیں گی ----

۸- طواف کے سات چکر پورے کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانِ قدم (مقام ابراہیم)[1] کے سامنے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت واجب ادا کریں ---- سبحان اللہ! آپ کے نقش قدم کو کیا وقار ملا، کیا عزت ملی! ---- غور کرتے جائیں اور نسبتوں کی بہاریں دیکھتے جائیں ---- دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں، دوسری رکعت میں سورۂ قل ھو اللہ ---- پھر اپنے لئے اور سب کے لئے دعا کریں، اس کے بعد خانۂ کعبہ کی چوکھٹ اور حجر اسود کے درمیانی حصہ (ملتزم) سے لپٹ کر ہاتھ بلند کر کے

---

۱- قرآن حکیم سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵ اور سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۷ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس نقش قدم کا ذکر ہے جس کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے اور اس کے سامنے نماز پڑھنے کی ہدایت ہے -

گڑگڑا کر دعا کریں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور یہ پڑھیں :

يَا مَاجِدُ يَا وَاجِدُ لَاتُزِلُ عَنِّيْ نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ

(اے قادر، اے عزت والے! اپنی بخشی ہوئی نعمت کو مجھ سے زائل نہ فرما)

جو دل چاہے دعا کریں، وہ کریم سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ---- جس زبان میں چاہے دعا کریں، سب زبانیں اللہ کی نشانیاں ہیں[1]، عربی کی فضیلت اس لئے ہے کہ یہ قرآن حکیم اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی زبان ہے اور مسنونہ دعاؤں کی تو بات ہی کیا ہے!

۹- دعا سے فارغ ہو کر چاہ زم زم شریف کی طرف آئیں جو خانۂ کعبہ اور صفا و مروہ کے درمیان حرم شریف کے صحن میں ہے ---- زم زم شریف اللہ کے فضل و کرم سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے جاری کیا گیا، یہ ہر مرض کی دوا ہے، یہ صدیوں سے جاری ہے، یہ ایسا عجیب مرکب ہے جس نے سائنس دانوں کو حیران کر دیا ہے ---- مسجد حرام میں ہر طرف زم زم شریف سے بھرے ہوئے کولر رکھے ہوئے ہیں، جب جی چاہے اور جہاں جی چاہے پئیں مگر چاہ زم زم شریف میں پینے کا کچھ اور ہی لطف ہے، یہ جگہ ذرا نشیب میں سیڑھیوں سے اتر کر ہے، یہاں نل لگے ہوئے ہیں ---- جی بھر اور سیر ہو کر زم زم شریف پئیں اور چاہ زم زم شریف کی بھی زیارت کریں جس میں پانی کھینچنے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں ---- چاہ زم زم شریف اسلام کی عظیم یادگار ہے، اللہ کی

---

۱- سورۂ روم، آیت نمبر ۲۲ میں ہے کہ دنیا کی رنگا رنگ زبانیں اللہ کی نشانیاں ہیں-

قدرت کا زندہ معجزہ ہے ---- زم زم شریف پئیں تو یہ دعا پڑھیں :-

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ-

(اے اللہ ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں)

۱۰- زم زم شریف پی کر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں پھر صفا و مروہ کی طرف آئیں جو حرم شریف کے دالانوں سے ملے ہوئے ہیں ---- یہ ایک عظیم اور مقدس مقام ہے ---- صفا و مروہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نشانی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نشانی قرار دیا ---- حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیاس کو دیکھ کر ماتا سے بیتاب ہو کر بیقراری میں صفا و مروہ کے درمیان جلدی جلدی چلتی رہیں اور دوڑتی رہیں، اللہ تعالیٰ نے اس ادا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور اس کو اپنی نشانی بنا کر فرمایا ---- صفا و مروہ تو ہماری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے[1] ---- اس سے اس مقام کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ کے محبوب اور دوست اللہ سے جدا نہیں ہوتے، ان کی نشانیاں اللہ کی نشانیاں ہوتی ہیں، ان کی یاد اللہ کی یاد ہوتی ہے، وہ اللہ کے ہوتے ہیں اور اللہ ان کا ہوتا ہے ---- اس حقیقت کو دل میں بٹھا لینا چاہئے-

۱۱- صفا و مروہ پہلے دو نمایاں پہاڑیاں تھیں، اب صرف نشانات رہ گئے ہیں ---- صفا و مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگانے ہوتے

---

۱- قرآن حکیم میں سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں-

ہیں[1] --- یہ بھی محبوب کی راہوں پر فداکاری کا ایک انداز ہے --- صفا و مروہ کے درمیان سنگ مرمر کی نہایت ہی نفیس راہداری ہے جس کو خوبصورت چھت سے ڈھانک دیا گیا ہے ---- ایک آنے کا راستہ ہے دوسرا جانے کا راستہ ---- معذوروں اور کمزوروں کے لئے وھیل چیئر کے آنے جانے کے لئے بھی بیچ میں راستہ بنادیا گیا ہے ---- سعی کا آغاز صفا سے کیا جائے گا، پہلے خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں پھر چلنا شروع کریں، بیچ میں جہاں اوپر سبز بتیاں لگی ہوئی ہیں وہاں دوڑنا شروع کریں اور آگے چل کر پھر جب سبز بتیاں نظر آئیں تو دوڑنا بند کریں، خواتین کو دوڑنا نہیں ہے، وہ اپنی معمول کی چال چلیں گی ---- مروہ پر پہنچ کر خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں۔ پھر اسی طرح دوسرا چکر شروع کریں ---- سعی کے دوران یہ دعائیں پڑھتے رہیں :-

الف - اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

(اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ)

ب - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

(اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں)

ج - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔

(اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں)

ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا ---- سعی کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا

---

۱- آیت مذکورہ میں صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کا بھی ذکر ہے۔

کریں پھر حرم شریف میں جاکر دو نفل ادا کریں اور دعا کریں ---- اس کے بعد استرے یا مشین سے پورے سر کے بال منڈوائیں یا قینچی سے پورے سر کے کم از کم ایک چوتھائی بال کتروائیں ---- خواتین اپنی چوٹی کے چوتھائی بالوں سے ایک پوروے کے برابر بال کٹوائیں گی، مرد اس طرح نہیں کر سکتے، یہ قرآن حکیم کے خلاف ہے[1] ---- ذرا سوچیں تو سہی جب ہم اللہ کی راہ میں اپنے بالوں کی قربانی نہیں دے سکتے تو پھر کس چیز کی قربانی دیں گے؟ ---- عمرہ تو قربانیوں ہی کا نام ہے[2] ----

۱۲- زندگی میں ایک عمرہ سنت مؤکدہ ہے، عمرہ کے بہت سے فضائل ہیں --- حضور انور ﷺ نے فرمایا --- ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے --- اور فرمایا ---- رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے --- سال میں ایک سے زیادہ عمرے کر سکتے ہیں --- مگر مالدار پر عمر میں ایک بار عمرہ سنت موکدہ ہے اور حج ایک مرتبہ مال دار پر فرض ہے --- مال دار وہ ہے جس کے پاس اتنا مال ہو کہ سفر خرچ کے لئے بھی کافی ہو اور جتنے عرصے وہ سفر پر رہے، اہلِ خانہ کے لئے بھی کافی ہو- جنہوں نے عمرہ نہیں کیا وہ کچھ ہولتے نظر آتے ہیں اور اس فکر میں طاقت رکھتے ہوئے سال پہ سال گزارتے چلے جاتے ہیں، کم سے کم زندگی میں ایک عمرہ تو کر لینا چاہئے- جب جی چاہے عمرہ کریں سوائے پانچ دنوں کے جن کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے ---- جس کی طرف سے چاہیں عمرہ کریں، تعداد کی کوئی قید نہیں ---- مکہ

---

۱- قرآن حکیم سورۃ فتح آیت نمبر ۲۷ میں سر منڈوانے اور بال کتروانے، (یعنی حلق اور قصر) کا ذکر ہے-

۲- چند ضروری دعائیں صفحہ ۲۷ ---- ۸۳ پر لکھ دی گئی ہیں، ممکن ہو تو وہ پڑھ لیں-

مسجد حرام کے دالانوں کی چھت کے گنبد (مکہ مکرّمہ)

واستغفروا الله ان الله غفور رحيم

شریف میں ہوں تو تنعیم جاکر احرام باندھیں، مسجد عائشہ میں نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کریں اور واپس حرم شریف آجائیں---- اس عمل میں تقریباً ایک گھنٹہ لگتا ہے---- حرم شریف کے باب ملک عبدالعزیز کے سامنے کچھ دور تنعیم کے لئے بسیں چلتی ہیں---- عمرہ پر جانے والے، رہنے سہنے اور کھانے پینے کی فکر نہ کریں، وہ اللہ کے مہمان ہیں، جو اللہ کا مہمان ہو اس کو کیا غم؟---- یہاں دل تنگ نہ کریں خصوصاً تبرکات کے خریدنے میں، آپ وہ مال خرچ کریں گے جو اس کریم نے دیا ہے، اپنے پاس سے کیا خرچ کریں گے؟---- جان بھی دے دیں تو کچھ نہ دیا، وہ بھی اس کی دی ہوئی ہے---- سوچیں تو سہی!---- مکہ معظمہ میں بہت سی زیارات ہیں جہاں بس اور ٹیکسی والے لے جاتے ہیں---- غار حرا کی زیارت کیجئے---- غار ثور کی زیارت کیجئے---- دونوں کو حضور ﷺ سے قوی نسبت ہے---- مکہ مکرمہ کی فضاؤں میں نسبتوں پر نظر رکھیں---- یہاں کا تو چپہ چپہ زیارت کے لائق ہے---- زمین و آسمان، شجر و حجر سب زیارت کے لائق ہیں----

۱۴- عمرہ رسم نہیں، ایک حقیقت ہے، ایک عظیم حقیقت---- اس کی ہر ادا عقل کی سمجھ میں نہیں آتی، عشق کے سمجھ میں آجاتی ہے- یہ کفن پہن کر گھر سے کیوں نکلے؟---- کہاں جارہے ہیں؟---- کیوں جارہے ہیں؟---- یہ حرم میں کیوں داخل ہورہے ہیں؟---- یہ پتھر کو کیوں چوم رہے ہیں؟---- یہ خانہ کعبہ کا چکر کیوں لگا رہے ہیں؟---- یہ کس کے نقش قدم کے آگے سجدہ کررہے ہیں؟---- یہ زم زم شریف کیوں پیئے جارہے

ہیں؟ ---- یہ صفا و مروہ کے درمیان کیوں چل رہے ہیں، کیوں دوڑ رہے ہیں؟ ---- یہ سر کیوں منڈوا رہے ہیں، بال کیوں کتروا رہے ہیں؟ ---- ان سب سوالوں کا جواب عقل کے پاس نہیں، عشق کے پاس ہے ---- اللہ کے حکم سے اللہ کے محبوبوں نے یہ سب کچھ کیا، اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم ﷺ نے کیا، اللہ کے حکم سے انہیں کی پیروی میں ہم سب کر رہے ہیں ---- سب سوالوں کا یہی ایک جواب ہے ----

عمرہ کرتے وقت نہ اللہ سے غافل ہوں اور نہ اللہ کے محبوبوں سے ---- ابلیس کو اسی غفلت نے کہاں سے کہاں پہنچایا! ---- اللہ کے محبوبوں کے لئے یہ سارا گلشن سجایا گیا ہے ---- اللہ تو بے نیاز ہے ---- جس نے اللہ کے محبوبوں کو بھلا کر عمرہ کیا اس نے پھول تو دیکھ لیا مگر خوشبو نہ سونگھی، مشام جاں معطر نہ کیا ---- تو پھر کیا کیا؟ ---- اللہ بار بار محبوبوں کو یاد دلا رہا ہے[1] اور ہم بار بار بھلاتے جا رہے ہیں ---- غور کریں، عقل کو بیدار کریں، دل کو زندہ کریں ---- یہ زندہ ہو گیا سارا سنسار زندہ ہو گیا ---- عمرے کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اللہ اور اللہ کے محبوبوں کی محبتیں زندہ رہیں، اور نسبتیں قائم رہیں ---- عمرہ محبوبوں کی اداؤں کی پیروی ہی تو ہے، یہ راز اللہ کے حکم میں چھپا ہوا ہے، اس راز کو پانے کی کوشش کریں ---- اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل بیدار اور دل زندہ عطا فرمائے، آمین! ---- یہ بڑی نعمت ہے ؎

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

---

۱- قرآن حکیم، سورہ فاطر، آیت نمبر ۶ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۹، سورہ نحل آیت نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○

(اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں)

# حاضری مسجد نبوی شریف

## زیارتِ روضۂ رسولِ کریم ﷺ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم-اے؛ پی-ایچ-ڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

O

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو اپنے اختیارات کے اظہار اور شان دکھانے کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا ---- وہ دم کریں تو مردہ زندہ ہو جائے[1] ---- وہ پھونک ماریں تو مٹی کے پرندے اڑتے چلے جائیں[2] ---- وہ عصا ماریں تو پہاڑ سے ایک نہیں بارہ چشمے پھوٹ نکلیں[3] ---- وہ عصا ماریں تو بہتے دریا میں شاہراہیں بن جائیں[4] ---- وہ مریض پر ہاتھ پھیریں تو شفا پا جائے[5] ---- وہ اندھے کی آنکھوں پر ہاتھ پھیریں تو بینائی لوٹ آئے[6] ---- ان کی قمیض بینائی سے محروم آنکھوں پر ڈالی جائے تو بینائی آجائے[7] ---- وہ کنکریاں ماریں تو تیر و نشتر بن کے سینوں کے پار ہو جائیں[8] ---- وہ آرزو کریں تو فرشتے پر باندھے صف بہ صف اترنے لگیں[9] ---- وہ ناراض ہو جائیں تو اللہ ناراض ہو جائے[10] ---- وہ سو جائیں تو اللہ کروٹیں بدلوائے[11] ---- ان کی سواری کے سموں کی خاک، دھات کے بچھڑے ڈالیں تو بولنے لگے[12] ---- پیاسے ہوں تو مینہ برسنے لگے[13] ---- بھوکے ہوں تو پھل اترنے لگیں[14] ---- کھجوریں پک

---

۱- قرآن حکیم، آل عمران-۴۹- ۲- قرآن حکیم، آل عمران-۴۹

۳- قرآن حکیم، اعراف، ۱۶۰، بقرہ-۶۰ ۴- قرآن حکیم، شعراء-۶۳

۵- قرآنِ حکیم، آلِ عمران، ۴۹ ۶- قرآن حکیم، آل عمران-۴۹

۷- قرآن حکیم، یوسف ۹۳ ۸- قرآن حکیم، انفال-۱۷

۹- قرآن حکیم، آل عمران-۱۲۴ ۱۰- قرآن حکیم، توبہ-۱۱۷

۱۱- قرآن حکیم، کہف-۱۸ ۱۲- قرآن حکیم: طٰہٰ-۹۶؛ اعراف-۱۴۸

۱۳- قرآن حکیم، آل عمران-۱۲۴ ۱۴- قرآن حکیم آل عمران-۳۷

پک کر گرنے لگیں [1] ----ان کے رب کریم ان کو سیر کراتے ہیں، اپنی نشانیاں دکھاتے ہیں [2] ----ان کے اجداد کرام اور ان کے شہر مقدس کی رب کریم قسم کھاتے ہیں [3] ----انہیں کے صدقے سارے عالم کو رحمتیں ملتی ہیں [4] ----ان کا رب بھی نعمتیں دیتا ہے وہ بھی نعمتیں دیتے ہیں [5] ---- قرآن حکیم ہم کو بتاتا ہے کہ وہ عام بندوں سے بہت بلند و بالا ہیں ----بے شک ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں [6] ---- مگر اس کی چاہت اس میں ہے کہ اس کے محبوب بندوں کو چاہا جائے، ان کے نقش قدم پر چلا جائے [7] ----ان کے آثار و نشانیوں کی عزت کی جائے [8] ----ذرا غور تو کریں کہ اللہ نے اپنے محبوب بندوں کی نشانیوں کو محبوب بنالیا، ان کے خاص آثار کے چکر لگانے کی اجازت دی [9] ---- ان کی اداؤں کو عبادت بنادیا---- یہ قیام، یہ رکوع و سجود، یہ قعود و سلام ---- یہ طواف کعبہ، یہ سعی صفا و مروہ، یہ ---- عرفات و مزدلفہ، یہ رمی جمار ---- یہ سب کیا ہیں، یہ محبوبوں کی ادائیں ہیں مگر ہمارے لئے عبادت ہیں---- سمجھ سمجھ کر عبادت کریں تو مزہ ہی کچھ اور ہے-

تو سب سے پہلے یہ بات دل میں بٹھالینی چاہئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں، اللہ سے اور اللہ کے محبوب سے ایسی محبت کریں کہ ایسی محبت نہ والدین سے ہو، نہ بیٹوں سے ہو، نہ بھائیوں سے ہو، نہ بیویوں سے ہو، نہ رشتہ داروں سے ہو، نہ جمع پونجی سے ہو، نہ تجارت سے ہو، نہ محلوں، نہ کاروں سے ہو [10] ---- یہ قرآن حکیم فرما رہا ہے----- حضور

---

۱- قرآنِ حکیم، مریم-۲۴، ۲۵ ۲- قرآنِ حکیم، اسراء-۱

۳- قرآن حکیم، بلد-۱-۳ ۴- قرآن حکیم، سورہ انبیاء ۱۰۷، انفال-۳۳

۵- قرآن حکیم، احزاب-۴۷ ۶- قرآن حکیم، فاتحہ-۱

۷- قرآن حکیم، فاتحہ-۵ ۸- قرآن حکیم، حج-۳۲

۹- قرآن حکیم، بقرہ-۱۵۸ ۱۰- قرآن حکیم، توبہ-۲۴

انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مدار ایمان ہے، آپ کی اطاعت بہار ایمان ہے---- اللہ کی سلطنت میں آپ کا حکم نافذ ہے[1]---- جو انکار کرے مسلمان نہ رہے[2]---- آپ کی شان بہت عالی ہے----

O

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے :-

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب!
تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور
رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ
قبول کرنے والا مہربان پائیں[3]۔

ہم میں کون ہے جو گنہ گار نہیں؟---- ہم سب نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تو پھر ان کے حضور حاضر ہونا ہی ہے، جس کے حضور حاضر ہونے والا نامراد ہو ہی نہیں سکتا---وہ خود بلا رہے ہیں، وہ ہر آنے والے کو خوشخبریاں سنا رہے ہیں، شفاعت کی خوشخبری[4]، زیارت کی خوشخبری[5]-----اور جب وہ[6] بلائیں تو کیوں نہ ہم سر کے بل جائیں؟ خود دعا قبول کرنے والا ان سے فرما رہا ہے کہ محبت والوں کے لئے دعا کیا کرو، تمہاری دعائیں ان کے دل کا چین ہیں[7]----

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی نیت سے تین مساجد کے لئے

---

۱- قرآن حکیم، حشر-۷؛ نساء-۸۰؛ آل عمران-۳۱
۲- قرآن حکیم، نساء-۶۵ ۳- قرآن حکیم، نساء-۶۴
۴-۵- عبداللہ بن محمد بن عبدالملک مرجانی (م-۷۶۹ھ): بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار الہجرۃ النبی المختار، مکۃ المکرمہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، ص ۳۷۸
۶- قرآن حکیم، انفال-۲۴ ۷- قرآن حکیم، توبہ-۱۰۳

سفر کی اجازت عطا فرمائی، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی شریف[1]---- تین مساجد کے لئے شاید اس لئے کہ ان تینوں مساجد کو اللہ کے محبوبوں اور اللہ کے نبیوں سے نسبت ہے، مسجد حرام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ معلوم کتنے بہت سے انبیاء اور ان کی نشانیوں سے نسبت ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے[2]---- مسجد نبوی شریف کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بہت سے جلیل القدر فرشتوں سے نسبت ہے---- مسجد اقصیٰ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم[3]، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام[4] اور نہ معلوم کتنے بہت سے انبیاء علیہم السلام سے نسبت ہے---بلندیاں نسبتوں سے نصیب ہوتی ہیں یہ بھی ہمیں قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے، جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تبرکات تھے، اس کو فرشتے اٹھایا کرتے تھے[5]---- مسجد نبوی شریف کی نسبت سب سے عالی ہے جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں---- یہ قبلۂ پروردگار ہے، صاحب تفسیر روح المعانی نے یہ روح پرور قول نقل فرمایا---ذرا دل کے کانوں سے سنیں :-

وَالأنبِيَاءُ قَبلَکَ بَيتُ المُقَدَّس، وَ قِبلَتُکَ الکَعبَةُ، وَهِيَ قِبلَةُ جَسَدِکَ وَأمَّا قِبلَةُ رُوحِکَ فَأنَا، وَ قِبلَتِي أنتَ-

(تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۳، بیروت ۱۹۹۴ء)

(ترجمہ) : تم سے پہلے نبیوں کا قبلہ بیت المقدس رہا ہے اور

---

۱- محمد بن خوارزمی (م-۸۲۷ھ) : إثارة الترغيب والتشويق الى المساجد الثلاثة، مکۂ مکرمہ
۲- قرآن حکیم، آل عمران-۹۷
۳- قرآن حکیم، اسراء-۱
۴- قرآن حکیم، سبا-۱۲
۵- قرآن حکیم، بقرہ-۲۴۸

تمہارا قبلہ کعبہ ہے اور یہ تو تمہارے جسم کا قبلہ ہے، تمہاری روح کا قبلہ میں ہوں اور میرا قبلہ تم ہو۔

آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ [1] اس قول پر شاہد ہے جو حدیث قدسی معلوم ہوتا ہے:

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاتَشُدُّوالرِّحَالَ اِلَّااِلیٰ ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی [2]۔

ایک اور حدیث شریف میں ثلاثہ مساجد کے بعد یہ الفاظ بھی آئے ہیں۔

مَسْجِدِاِبْرَاھِیْم وَ مَسْجِدِ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ مَسْجِدِ اِیْلِیَاء [3]۔۔۔۔

ان الفاظ سے نسبتوں کی بہاروں کا اندازہ ہوتا ہے جس نے ان مسجدوں کو دوسری مساجد سے بلند اور بہت بلند کر دیا۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد ہے [4]۔۔۔۔ یعنی نبیوں کی بنائی ہوئی مساجد میں آخری مسجد، اس مسجد شریف کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں ریاض الجنۃ ہے، حضور انور ﷺ نے فرمایا: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ [5]۔۔۔۔ سبحان اللہ! جنت کی کیاری یعنی وہ خطہ زمین جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان شریف اور منبر شریف کے درمیان ہے، جس زمین پر تقریباً اٹھارہ ہزار بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا جانا رہا اور اس مسجد

---

۱- قرآن حکیم، احزاب-۵۶

۲- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۱۱-۵۱۲ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲۴

۳- اخبار مکہ، ج ۲، ص ۱۴۱ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۴، ص ۲۶

۴- کشف الاستار، ج ۴، ص ۵۶، بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲۵ و ۲۴

۵- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۰۰-۵۰۱ بحوالہ فضائل المدینہ ج ۲، ص ۲۶
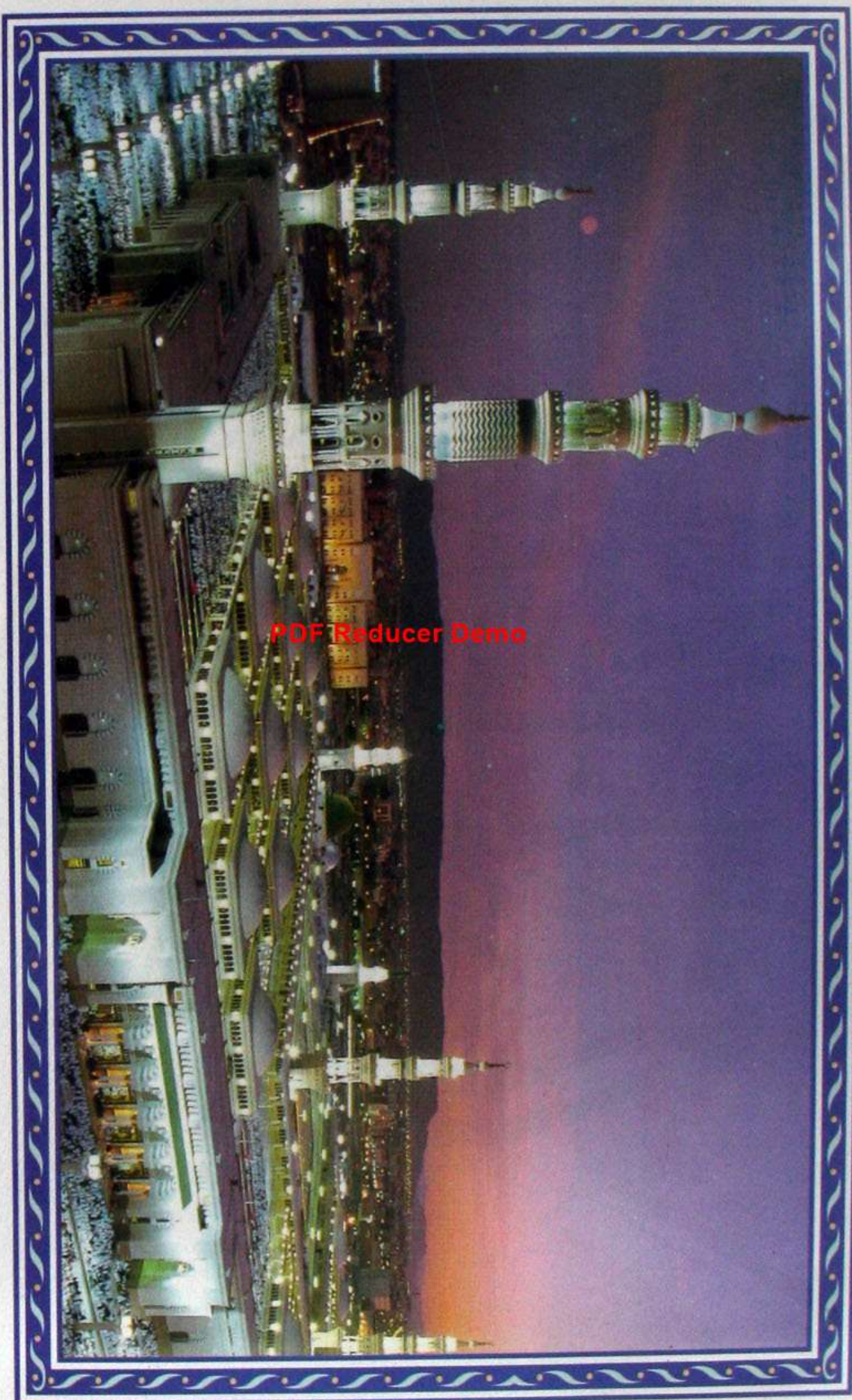
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام

قدیم شہر مدینہ منورہ

مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

صلى الله عليه وسلم
١٤٠٧ھ

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ وآلہٖ
علیہ الصلوٰۃ والسلام
کلام شیخ سعدیؒ
کتبہٗ گوہر قلمؒ
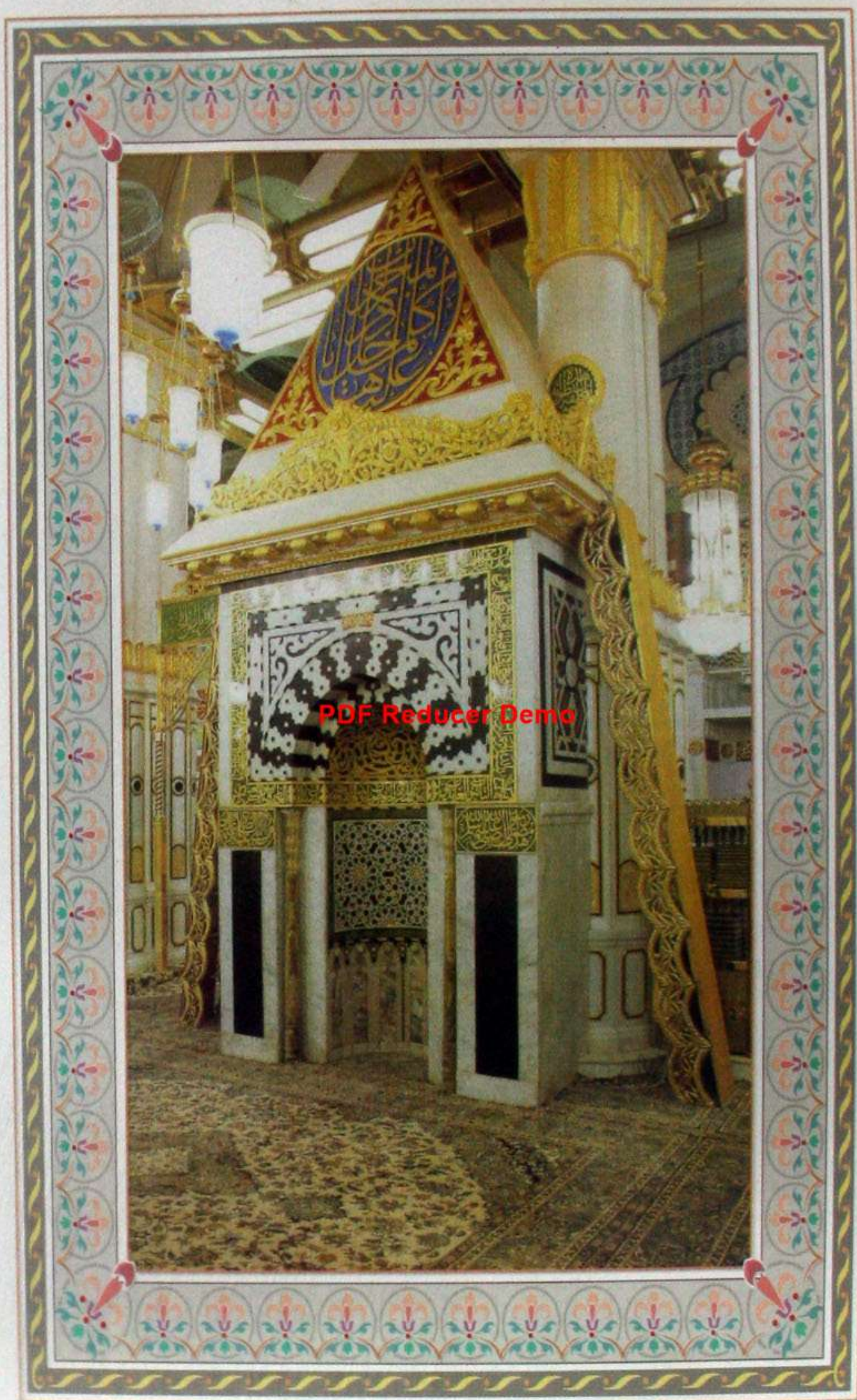
محراب رسول کریم ﷺ مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

الله نور السموات والارض

میں آپ کی آخری آرام گاہ بھی ہے جو عرش سے بھی بلند ہے۔اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے، سوائے مسجد حرام کے[1]---- صحابہ کرام نے قرآن کریم سے نسبت کا یہی راز پا کر[2] غزوۂ تبوک سے واپسی پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خیمہ گاہ کی جگہ مسجدیں بنا دیں[3]۔

بز مینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدہ گہ اہل نظر خواہد بود

مسجد نبوی شریف گنبدوں، میناروں، محرابوں، دالانوں کا نام نہیں، اس پاک زمین کا نام ہے جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے سجدے کئے، محفلیں اور مجلسیں سجائیں---- تکریم و تعظیم کے سارے راز قرآن حکیم سے معلوم ہو جاتے ہیں مگر ہم تفصیل چاہتے ہیں، عاشق کے لئے تو اشارہ کافی ہے---- جس کے لئے اشارہ کافی نہ ہو وہ نہ عاشق ہے اور نہ عاقل---- ہم مکان کو نسبتوں سے الگ کر کے دیکھنے کے عادی ہو گئے حالانکہ مکان کی قدر و قیمت نسبتوں ہی سے بڑھتی ہے ورنہ ہر مکان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، برابر ہے---- ہم جسم سے روح کو الگ کر کے پہچاننا چاہتے ہیں، جسم بے جان کو پہچاننا نہ پہچاننا ایک ہے---- مسجدِ نبوی شریف کی ساری بہاریں حضور انور ﷺ کے وجودِ مسعود سے ہیں، وہی جانِ ایماں ہیں، وہی جان جاناں ہیں، وہی جانِ جاں ہیں، وہی جان جہاں ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ ازواجہ وصحبہ وسلم۔

ع جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

---

۱- ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر : فضائل المدینہ، ج ۲، ج ۴، ص ۲۴۵
۲- قرآن حکیم، آل عمران - ۹۷
۳- عبد الحق محدث دہلوی : مدارج النبوۃ (اردو)، ج ۲، ص ۵۹۵

O

صدیوں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا سلسلہ جاری ہے۔اب تو ہم آرام سے سفر کر لیتے ہیں، پہلے سفر کتنی مصیبتوں سے اور صعوبتوں سے ہوتا تھا، ہم اس تکلیف کا تصور بھی نہیں کر سکتے، مگر جن کے سینوں میں محبت کا چراغ روشن تھا ان کی لو لگی ہوئی تھی، وہ وہاں جائے بغیر رہتے ہی نہ تھے ----ان کے شوق کا عالم دیکھنا ہو تو اس ضعیفہ خاتون کی جاں نثاری کا حال سنیئے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے چادر ہٹا کر زیارت کرائی۔

ضعیفہ روتی رہی روتی رہی اور روتے روتے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دے دی۔

فَبَکَتْ حَتّٰی مَاتَتْ[1]

(روتی رہی یہاں تک کہ جان دے دی)

آستاں پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
پھر تو اے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد ایک اعرابی آیا، لرزتا کانپتا، قبر شریف پر پچھاڑیں کھانے لگا سر پر خاک ڈالنے لگا اور رو رو کر بخشش کی دعائیں مانگنے لگا تو قبر شریف سے آواز آئی----

ہاں ہاں تجھے بخش دیا گیا[2]

---

۱- محمد بن اسحٰق خوارزمی (م-۸۲۷ھ / ۱۴۲۳ء) آثار الترغیب والتشویق الی المساجد الثلاثۃ والبیت العتیق، مکۃ المکرمہ، الجزء الثانی، ص ۳۴۳

۲- موفق الدین و شمس الدین: المغنی والشرح الکبیر علی متن المقنع فی الفقہ الامام احمد بن حنبل، بیروت، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء، ص ۶۰۰-۶۰۱

قرآن کریم میں آنسوؤں کا ذکر ہے[1]- یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت اور رحمت ہیں، جس کے دل میں محبت نہیں وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے کہ پتھر سے تو چشمے ابل پڑتے ہیں[2]- جو یہاں آنسو نہیں بہاتے ان کو جہنم میں وہ کچھ پینے کو ملے گا کہ کلیجہ منہ کو آجائے گا[3]- جو آنسو بہاتے ہیں وہ جنت میں دودھ و شہد کی نہروں سے جام پہ جام پئیں گے[4]----انشاء اللہ تعالیٰ

جب سارے عالم میں اسلام کا ڈنکا بج رہا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زائرین جوق در جوق چلے آرہے تھے، وہ دیوانے تو نہ تھے، نہیں نہیں وہ دیوانہ تھے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ
لوگ اسے دیوانہ نہ کہنے لگیں[5]-

غالباً اس حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے اقبال نے کہا تھا ع

حیات کیا ہے؟---- خیال و نظر کی مجذوبی،

جب وہ یہ فرمائیں، "جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی مجھ سے جفا کی[6]---- اور جب وہ بلائیں تو پھر کیوں نہ جائیں---- محبت کی آگ، سارے وسوسوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے----- یہاں عقل کا گزر نہیں، اور جہاں عقل کا گزر نہیں وہاں وسوسے آہی نہیں سکتے---- اسلام رسم کا نام نہیں، زندگی کا نام ہے اور زندگی دل سے عبارت ہے---- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو خواب میں یاد فرمایا، اسی وقت چل پڑے، حاضر

---

۱- قرآن حکیم، مائدہ-۸۳؛ توبہ-۹۷ ۲- قرآن حکیم، بقرہ-۷۴
۳- قرآن حکیم، واقعہ-۵۴-۵۵ ۴- قرآن حکیم، محمد-۱۵
۵- مکتوبات امام ربانی، امرتسر، ۱۳۳۳ھ
۶- تقی الدین سبکی: شفاء السقام بحوالہ ابن عساکر، ص ۶۵

ہو کر قبر انور سے لپٹ لپٹ کر روتے رہے، رلاتے رہے[1]---- سچی محبت کرنے والے اسی طرح حاضر ہوتے ہیں--- تو حج کے لئے جانے والے، عمرہ کے لئے جانے والے، دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ضرور حاضر ہوں، یہ حاضری رب کریم کے دربار میں مطلوب و مقبول و محمود ہے--- حاضری کا حاصل تو وہ دل ہے جو ہمارے سینے میں ہے، اگر یہ مل جائے تو الفاظ سے زیادہ خاموشی کام کرتی ہے---- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ سفر کرتے ہوئے، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر و حضر یاد کیجئے، جہاں نظر پڑے ان کو یاد کیجئے---راہوں پر، عمارتوں پر، مکانوں پر، درختوں پر، پہاڑوں پر، چرندوں پر، پرندوں پر، زمین و آسمان پر ذروں پر، آفتاب و ماہتاب پر، ستاروں پر، روشنیوں پر اور جہاں نظر پڑے انہیں کو یاد کیجئے، اور پھر جب روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑے تو آنکھوں میں بس وہی وہ ہوں، وہی دیکھنے کے لائق ہیں، وہی دل میں بسانے کے قابل ہیں--- مسجد نبوی شریف میں اس طرح داخل نہ ہوں جیسے کوئی بد نصیب سیلانی داخل ہوتا ہے بلکہ عاشقوں کی طرح لرزتے کانپتے، جسم و جاں جھکائے، آنکھوں سے آنسو برساتے حاضر ہوں، اپنے گناہوں پر ندامت لئے ہوئے، استغفار کرتے ہوئے، درود و سلام پڑھتے ہوئے حاضر ہوں---- اس کریم کے انعام پر غور کریں، کہاں سے کہاں پہنچایا، ذرے کو آفتاب بنایا- الحمد للہ، الحمد للہ--- پہلے دو رکعت ادا کریں پھر روضہ شریف پر حاضر ہوں اور سر اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں:-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

وعلی اھل بیتک وازواجک واصحابک اجمعین-

---

۱- قاضی عیاض: شفاء الشفاء فی زیارۃ خیر الانام، ص ۳۸

پھر تھوڑا دائیں طرف چلیں اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں :-

اَلسَّلَامُ یَا اَبَاَبَکْرٍ صَفِیَّ رَسُولِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ ثَانِیَۃٍ فِی الْغَارِ وَ رَفِیْقِہٖ فِی الْأسْفَارِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ أُمَّۃِ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

پھر تھوڑا دائیں طرف اور بڑھیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ الْفَارُوْقِ اَعَزَّاللّٰہُ بِکَ الْاَسْلَامَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ أُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْراً[1]

پھر اگر کسی نے سلام کہلوایا ہے تو اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) مِنْ فَلَانِ بِنْ فَلاَن[2]

یا یہ کہیں :

فَلاَنُ اِبْنِ فَلاَنِ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عربی میں عرض و معروض نہ کر سکیں تو اپنی زبان میں کریں، ان کی نظر زبان پر نہیں ہمارے دل پر ہے----جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو ہرگز قبلہ رخ نہ ہوں، کوئی ہاتھ اٹھانے نہ دے، دل ہی دل میں دعا کریں مگر پیٹھ نہ پھیریں، دعا کا تعلق دل سے ہے ہاتھ سے نہیں---مگر ادب یہ ہے کہ ہر حال میں آپ

---

۱- ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر : فضائل المدینۃ المنورہ، بیروت ۱۹۹۳ء، ص ۳۸۲

۲- یہاں سلام کہلوانے والے کا مع ولدیت نام لیں۔

ہی کی طرف رخ رہے۔ خلیفہ ابو جعفر منصور (م ۱۵۸ھ ۷۷۵ء) نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دعا کروں تو چہرہ قبلہ کی طرف کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔۔۔ آپ نے جو جواب دیا وہ دل میں رکھنے کے قابل ہے۔
آپ نے فرمایا:۔

> تو اپنا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھیر، ارے وہ اللہ کی بارگاہ میں قیامت کے دن تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں[1]۔

ان کی طرف سے کیسے رخ پھیریں کہ نماز کی حالت میں بھی وہ یاد فرمائیں تو اللہ کا حکم یہی ہے کہ رخ ان کی طرف کرو[2]۔۔۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کو یہی تعلیم کیا۔۔۔ سب سے پہلے ابلیس نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین حضرت آدم علیہ السلام سے منہ پھیرا، توحید کا درس دینا چاہا مگر اللہ نے اس کو ہمیشہ کے لئے مردود قرار دے کر ہم کو یہ بتایا کہ ہمارے رسولوں اور محبوبوں کی تعظیم و تکریم کو ابلیس کی طرح شرک نہ سمجھنا، ان کی تعظیم ہماری ہی تعظیم ہے۔ ان کی بیعت ہماری ہی بیعت ہے[3]، ان کی محبت ہماری ہی محبت ہے[4]، ان کی اطاعت ہماری ہی اطاعت ہے[5]۔

حاضری کے وقت ادب یہ ہے کہ جالی شریف کو بوسہ نہ دیں، نہ ہاتھ

---

۱۔ (الف) کتاب الشفاء، ص ۳۳ (ب) محمد بن اسحاق خوارزمی، اثارۃ الترغیب الی المساجد الثلاثۃ والبیت العتیق، مکۃ المکرمہ، الجزو الثانی، ص ۳۴۵ (ج) ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر، فضائل المدینۃ المنورہ، بیروت ۱۹۹۳ء ص ۳۸۷-۳۸۹ (د) بھجۃ النفوس ص ۳۸۰

۲۔ قرآن حکیم، انفال۔ ۲۴ ۔۔۔ ۳۔ قرآن حکیم، فتح۔ ۱۰

۴۔ قرآن حکیم، آل عمران۔ ۲۱ ۔۔۔ ۵۔ قرآن حکیم، نساء۔ ۸۰

لگائیں، یہ گناہ گار ہاتھ اس قابل نہیں، چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہوں جس طرح بادشاہوں کے سامنے ادب سے کھڑے ہوتے ہیں- روضۂ انور کا نہ طواف کریں، نہ روضہ انور کو سجدہ کریں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ عجز و انکسار اس سے منع فرمایا---- محبت کا دامن تھامے رہیں، اس کو ہرگز نہ چھوڑیں----ان کا دربار بڑا بلند ہے، ان کا ذکر بہت اونچا ہے[1]-

O

محبت ایک بڑی حقیقت ہے---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن محبت کا محل ہے---- آپ نے ایک بڑی نفسیاتی حقیقت بیان فرمائی---- یعنی مومن محبت کی جگہ بھی ہے اور محبت کا جہاں بھی ہے---- وہ دلوں کو کھینچتا ہے، دل اس کی طرف کھنچتے ہیں---- جس کی طرف دل نہ کھنچے مسلمان تو ہو سکتا ہے مومن ہرگز نہیں ہو سکتا[2]---- محبت نہ ہو تو چہرے پھٹکارے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، محبت نہ ہو تو حسین صورتیں بھی نور و نکھار سے محروم نظر آتی ہیں، دل ان سے بیزار ہوتے چلے جاتے ہیں----اللہ تعالیٰ نے محبت کا سلیقہ سکھایا، محبت کے آداب بتادیئے---- محبت جتنی عظیم ہوگی، ادب بھی اسی شان کا ہوگا---- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب یہ بتایا کہ نماز کی حالت میں بھی بلائیں تو فوراً لبیک کہتے ہوئے دوڑ پڑو[3]، کام کر کے وہیں سے نماز شروع کرو جہاں سے چھوڑی تھی---- مجلس میں حاضر ہو تو جب تک اجازت نہ دیں کوئی اپنی خواہش سے اٹھ نہیں

---

۱- قرآن حکیم، انشراح- ۴ ؛ اسراء- ۷۹ ۲- قرآن حکیم، حجرات- ۱۴

۳- قرآن حکیم، انفال- ۲۴

سکتا[1]---بات کرو تو آواز دھیمی ہو، زور سے بولے نہیں تمام اعمال اکارت ہوئے نہیں[2]---فیصلہ کریں تو قبول کرو، قبول نہ کیا تو دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے[3]---ساتھ چلو تو قدم آگے نہ بڑھاؤ[4]---دولت کدے کے باہر سے آواز نہ دو، انتظار کرو کہ خود باہر تشریف لے آئیں[5]---کہاں تک آداب کا ذکر کیا جائے؟---صحابۂ کرام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا ادب کرتے تھے کہ وضو کا پانی ذوق و شوق سے دیوانہ وار اپنے ہاتھ منہ پر مل لیا کرتے تھے[6]---اور آپ سے نسبت رکھنے والی مٹی کو بطور تبرک اٹھا کر لے جاتے تھے[7]---

دربارِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کے بعد جب چشم اشکبار و دل بیقرار واپس لوٹیں تو مسجد نبوی شریف سے بائیں سمت سامنے ہی مشہور و معروف قبرستان جنت البقیع ہے، جس کی مقدس زمین حضور اکرم ﷺ کے مبارک قدموں سے بار بار سرفراز ہوئی، جہاں اسلام کی جلیل القدر ہستیاں آرام فرما رہی ہیں، جہاں دفن ہونے کی آرزو میں ہزاروں جی رہے ہیں، یہاں ضرور حاضر ہوں- ذرا دیکھئے تو سہی ، کیسی کیسی ہستیاں آرام فرما رہی ہیں---یہاں اہلِ بیت بھی ہیں، ازواجِ مطہرات بھی ہیں، اولادِ اطہار بھی ہے، صحابہ کرام بھی ہیں--اہلِ بیت میں حضرت عباس، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت علی بن حسین، حضرت زین العابدین، حضرت محمد باقر، حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم-----صاحب زادیوں میں حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہ، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھن-----

---

۱- قرآن حکیم، نور-۶۲
۲- قرآن حکیم، حجرات-۲-۳
۳- قرآن حکیم، نساء-۶۵
۴- قرآن حکیم، حجرات-۱
۵- قرآن حکیم، حجرات، ۴-۵
۶- مشکوٰۃ شریف، ص-۴۷
۷- علی حافظ: تاریخ المدینۃ المنورہ، جدہ، ص ۸۸

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين
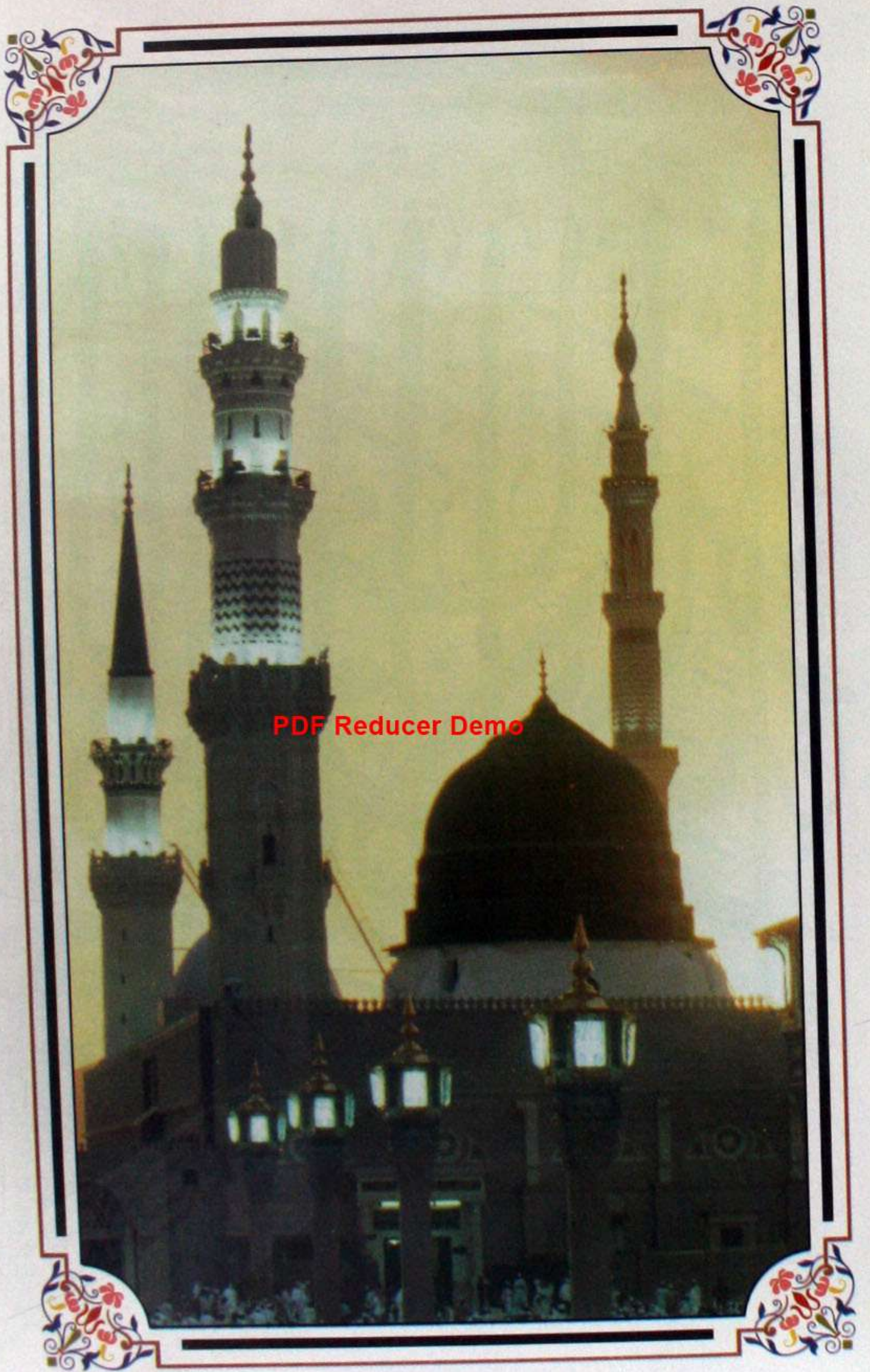
گنبد خضراء جہاں حضور انور ﷺ کے پہلو میں حضرت صدیق اکبر اور
حضرت عمر
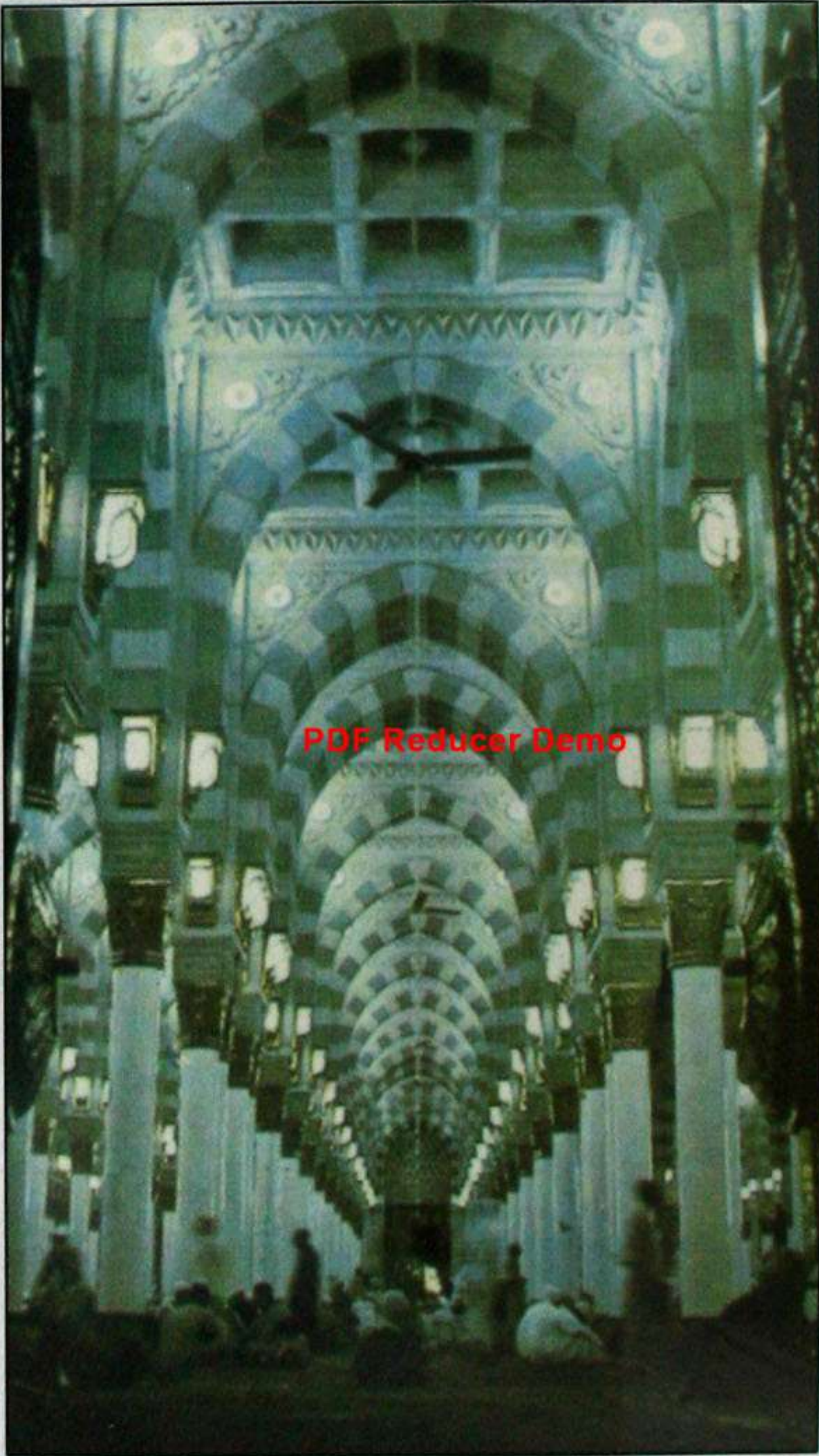
مسجد نبوی شریف کے دالانوں کا دل نواز منظر مدینہ منورہ

صلى الله عليه وسلم

اور صاحب زادگان میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ----- ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہ، حضرت سودہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، حضرت صفیہ، حضرت جویریہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنھن --- ان کے علاوہ یہ حضرات بھی ہیں، حضرت عقیل بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن جعفر طیار، حضرت سعد بن وقاص، حضرت مالک بن انس، حضرت نافع، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابو امامہ اسعد، حضرت فاطمہ بن اسد، حضرت عثمان غنی، حضرت ابو سعید خدری، حضرت صفیہ بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جب مسلمان جنت البقیع میں داخل ہوتا ہے، دل ڈوبنے لگتا ہے، ایسی ایسی عظیم ہستیاں ہیں مگر کسی کی نشانی نہیں، کس سے پوچھیں، کہاں جائیں -- ؟ ساری نشانیاں مٹادی گئیں، مگر ان کی نشانیاں تو دلوں میں ہیں -- انسان حیران ہوتا ہے، یہود و نصاریٰ کی نشانیاں زندہ ہیں، مگر جو دلوں میں بسے ہوئے ہیں، ان کی نشانیاں نہیں -- ہاں آنسو بہاتے جنت البقیع میں داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَقِیْعِ یَا اَھْلَ الْجَنَابِ الرَّفِیْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَ نَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ، نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اَغْفِر لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرقَدِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

اے بقیع والو! اے عالی بارگاہ والو! --- تم پر سلام ہو، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم انشاء اللہ تم سے سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے، اے اللہ! اہلِ بقیع کی مغفرت فرما! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

O

مدینہ منورہ کا ذرہ ذرہ یادوں کی بہار ہے، یہ دیارِ مقدس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب کے محبوبوں کی نشانیوں سے معمور تھا، حیف بہت سی نشانیاں مٹادی گئیں --- اللہ تعالیٰ نے محبوبوں کی نشانیوں کو اپنی نشانی قرار دیا (بقرہ : ۱۵۸) جس طرح تنگ دستی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا منع ہے (انعام : ۱۵۱) اسی طرح شرک کے خوف سے ان نشانیوں کو مٹانا خلافِ ادب ہے، اولاد بھی اس کی نشانی ہے، یہ پیاری یادگاریں بھی اس کی نشانی ہیں --- وہی کریم جان اور ایمان کی حفاظت کرنے والا ہے --- پہلے بھی یادگاریں تھیں، ساری دنیا میں ایمان والے تھے، حاکم اور غالب --- اب جوں جوں نشانیاں مٹ رہی ہیں ہم مغلوب و محکوم ہو رہے ہیں --- موحد تو حاکم ہوتا ہے، محکوم نہیں --- موحدّ تو غالب ہوتا ہے، مغلوب نہیں --- ہاں میں عرض کر رہا تھا کہ بہت سی نشانیاں مٹادی گئی، بہت سی

ابھی موجود ہیں[1]----ان کی زیارت فیض سے خالی نہیں بشر طیکہ اس کے خیال میں گم ہو کر زیارت کی جائے---مسجد نبوی شریف میں حاضری کے بعد ان مقامات مقدسہ کی زیارت کریں، ریاض الجنہ جس کا ہر ستون ان کی یاد دلاتا ہے جس کی یاد دلوں کی بہار ہے مثلاً اسطوانہ ابو لبابہ، اسطوانہ علی کرم اللہ وجہ، اسطوانہ وفود، اسطوانہ سریر، اسطوانہ تہجد وغیرہ وغیرہ----مسجد نبوی شریف کے اندر جالی شریف کے قریب ہی صفہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کی یاد دلاتا ہے----مسجد نبوی شریف کے باہر جنت البقیع نہ معلوم کس کس کی یاد دلاتی ہے (اس کا تفصیلی ذکر پیچھے آچکا ہے)----مسجد نبوی شریف کے اردگرد مسجد غمامہ، مسجد ابوبکر (رضی اللہ عنہ)، مسجد علی (کرم اللہ وجہ)، مسجد ذوالنورین (رضی اللہ عنہ)، مسجد بلال حبشی (رضی اللہ عنہ) وغیرہ قابلِ زیارت ہیں----غالباً یہاں ان حضرات عالیہ کے مکانات تھے- پہلے ان کے گھر تھے اب اللہ کے گھر ہو گئے- سبحان اللہ!----مقدس مقامات پر مسجدیں بنانا صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی سنت ہے، اخیار وابرار اور نیکوں کی سنت ہے---صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دوران سفر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خیمہ گاہ پر مسجدیں بناتے چلے گئے----غزوۂ خندق میں نصب ہونے والے خیموں کی جگہ مسجدیں بنادی گئیں جو سبع مساجد (سات مسجدیں) کے نام سے مشہور و معروف ہیں---یہ مساجد حقیقت میں

---

۱- مدینہ منورہ کے آثار اور یادگاروں کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائیں:

(ا) خالد مصطفیٰ: آثار رسول اللہ ﷺ، مطبوعہ قاہرہ، ۱۹۹۶ء

(ب) علی حافظ: ابواب تاریخ المدینۃ المنورہ (ترجمہ اردو آل حسن صدیقی)، مطبوعہ جدہ

(ج) Khalid Mostafa: Historical Sites of Madina, Cairo, 1997

یادگاریں ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی---- مسجد اقصیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خیمہ گاہ پر تعمیر کی گئی---- جو رسولوں کا کعبہ اور مسلمانوں کا قبلہ بنی---- اصحاب کہف کے غار کے دہانے پر محبت والوں نے مسجد اور یادگار بنانا چاہی- (کہف: ۲۱) یہاں کچھ تو ہے جو دلوں میں امنگیں اٹھ رہی ہیں، کچھ تو ہے جو سینوں میں آرزوئیں کروٹیں لے رہی ہیں---! گنبد خضراء میں ایک نہیں کئی مقدس حجرے سماگئے اور مسجد نبوی شریف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے حجرے اور آس پڑوس کے سارے مکان آگئے، مسجد نبوی شریف نے سب کو اپنے آغوش میں لے لیا- کیسی برکت والے یہ حجرے تھے اور کیسی برکت والے یہ مکان تھے کہ ان کی برکتیں امر ہو گئیں- اللہ تعالیٰ نے ان کی جاں نثاریوں کو قبول فرما کر اپنا گھر بنادیا---- تو میں ذکر کر رہا تھا اللہ کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوبوں کا---- مدینہ منورہ میں مسجد قبا، مسجد قبلتین، مسجد جمعہ، جبل احد، مزارات شہداء احد بالخصوص مزار اقدس عم رسول کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کیجئے---- کوئی محبت والا مل جائے تو پھر وہ نشانیاں بھی دکھادے گا جو بالعموم نہیں دکھائی جاتیں--- مدینہ منورہ تو سر تاپا مولائے کریم جل مجدہٗ کی نشانی ہے---- اس کی عظمتوں کا کیا ذکر کیا جائے، اس کی رفعتوں کا کیا بیان کیا جائے؟

O

مدینۃ منورہ کی کیا شان بیان کی جائے، یہ اللہ کا محبوب شہر ہے اور مکہ

مکرمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب شہر ہے---مدینہ منورہ سے ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی :-

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبُقَاعِ اِلَیَّ فَاَسْکُنِیْ فِیْ اَحَبِّ الْبُقَاعِ اِلَیْکَ[1]---

اے اللہ تو نے اس شہر سے ہجرت کا حکم فرمایا جو مجھے سب سے پیارا ہے...... تو اب مجھے اس شہر میں بسا جو تجھ کو سب سے پیارا ہو-

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لئے جو دعا فرمائی، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا مدینہ منورہ کے لئے فرمائی، آپ نے فرمایا :-

وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَادَعَاکَ لَمَکَّۃَ[2]----

انہوں نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) مکہ کے لئے تجھ سے دعا فرمائی اور وہی دعا میں تجھ سے مدینۃ منورہ کے لئے کرتا ہوں-

مدینہ منورہ کو یہ ساری فضیلتیں حاصل ہیں اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ[3]-

مدینہ منورہ، مکۃ المکرمہ سے بہتر ہے-

---

۱- عبدالحق محدث دہلوی : جذب القلوب الی دیار المحبوب، (۹۹۸ھ)، مطبوعہ کلکتہ ۱۲۶۳، ص ۲۸ حوالہ حاکم متدرک

۲- ایضاً، ص ۲۸ ؛ شمائل ۱۰۳ علی ھامش المواھب الحلبی

۳- ایضاً، ص ۲۷، حوالہ معجم کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

اور فرمایا :-

حَرَمُ اِبْرَاهِيمَ مَكَّةُ حَرَمِيَ الْمَدِيْنَةُ

ابراہیم کا حرم مکہ ہے، میرا حرم مدینہ ہے۔[1]

مدینۃ منورہ کی فضیلت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ سلم نے فتح مکہ کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں قیام نہ فرمایا، مدینۃ منورہ واپس تشریف لے آئے، مدینۃ منورہ سے بہتر ہوتا تو اللہ تعالیٰ وہاں قیام کا ضرور حکم دیتا--- مدینۃ منورہ کی شان یہ ہے کہ یہاں زندہ آئے تو اس کے گناہ دھل جائیں اور یہاں جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو----

خود فرماتے ہیں----

اِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي الْكِيْرُ خُبُثَ الْفِضَّةِ[2]

یہ مدینہ منورہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح چاندی سے میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔

اور فرمایا :

مَنْ مَاتَ فِي الْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ[3]۔

جو مدینہ منورہ میں مرا قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں گا۔

---

۱- ڈاکٹر خلیل ابراہیم : فضائل المدینۃ المنورہ، بیروت ۱۹۹۲ء، ص ۲۱

۲- بمعناہ مسند احمد ج ۵، ص : ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۸

۳- ص ۲۳۱، ۲۴۷، ۲ (فضائل المدینۃ المنورہ، ج ۱)

اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں مرنے کی آرزو نہ کی بلکہ مدینہ منورہ میں مرنے کی آرزو فرمائی اور یہ دعا کی :-

اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ [1]-

(اے اللہ اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کریم کے شہر میں موت عطا فرما)----

دونوں آرزوئیں پوری ہوئیں، مسجد نبوی شریف میں شہید ہوئے اور وہیں حضور انور ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پہلو میں دفن ہوئے----

محبت والے مدینہ منورہ کو دل و جاں سے عزیز رکھتے ہیں---- حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار حج کیا پھر نہ گئے کہ کہیں مدینہ منورہ کے باہر انتقال نہ ہو جائے (جذب القلوب، ص ۳۲، ۳۳) اللہ اکبر، کیا محبت تھی، کیا عشق تھا؟--- مدینہ منورہ میں سواری پر نہ چلے، قضائے حاجت کے لئے مدینہ منورہ کے باہر تشریف لے جاتے---- کیا ادب تھا--- فرشتے زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں، تو پھر کوئی مکان نہیں، کوئی جگہ نہیں جہاں ان کا ذکر نہ ہو اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الاٰیہ [2]---- اللہ ہماری رگ جاں سے بھی قریب ہے [3]- جہاں ہم جاتے ہیں وہاں ہمارے ساتھ ہے [4]---- اس کا محبوب ہماری جان سے بھی زیادہ قریب ہے [5]، اس کے فرشتے ہمارے دائیں

---

۱- عبدالحق محدث دہلوی : جذب القلوب، ص-۳۲

۲- قرآن حکیم، احزاب، ۵۶ ۳- قرآن حکیم، ق ۱۶:۴

۴- قرآن حکیم، حدید-۴ ۵- قرآن حکیم احزاب ۶

بائیں اور آگے پیچھے مستعد ہیں [۲] - تو پھر ہمارے اندر اور باہر درود ہی درود ہے، ہم درود بھیجیں نہ بھیجیں، اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیج رہے ہیں، ہر آن بھیج رہے ہیں، ہر گھڑی بھیج رہے ہیں، کوئی گھڑی فارغ نہیں - اللہ اکبر! ہاں یہ دربار عالی ہے، محبت یہاں کی سوغات ہے، جو خالی جائے گا، خالی آئے گا ---- جو لے کر جائے گا لے کر آئے گا ---- جو زندگی وارے گا، وہ زندگی پائے گا، جو سنبھال کر رکھے گا محروم رہے گا، محبوب کے حضور کیا سنبھالنا یہاں تو گرتے ہوئے سنبھالے جاتے ہیں، مرتے ہوئے جلائے جاتے ہیں - سنئے سنئے

لِمَا یُحْیِیْکُمْ [۳] کی آواز آرہی ہے!

## اختتامیہ

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اشیاء کی قیمتوں میں برسوں میں بھی تبدیلی نہیں آئی جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں لگام پر ہاتھ ہے، ہمارے ہاں ہر چیز بے لگام ہے اس لئے قیمتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں، کوئی پرسان حال نہیں بلکہ جو پرسان حال ہے وہ قیمتیں بڑھاتا جاتا ہے - رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے ---- ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ سعودی عرب میں قیمتیں برسوں ایک حال پر رہتی ہیں، بڑھی ہوئی یوں نظر آتی ہیں کہ ہم روز بروز اپنی کرنسی کی قیمت گھٹاتے جاتے ہیں، ہمارے یہاں اشیاء کی قیمتیں سینکڑوں فی صد نہیں ہزاروں فیصد بڑھ چکی ہیں ---- عمرے کے بعد سر منڈوانے کے لئے حجام ۵ ریال اور پورے سر کے بال کتروانے کے دس ریال

---

۱- قرآن حکیم، ق، ۱۷-۱۸ ۲- قرآن حکیم، رعد - ۱۱

۳- قرآن حکیم، انفال - ۲۴
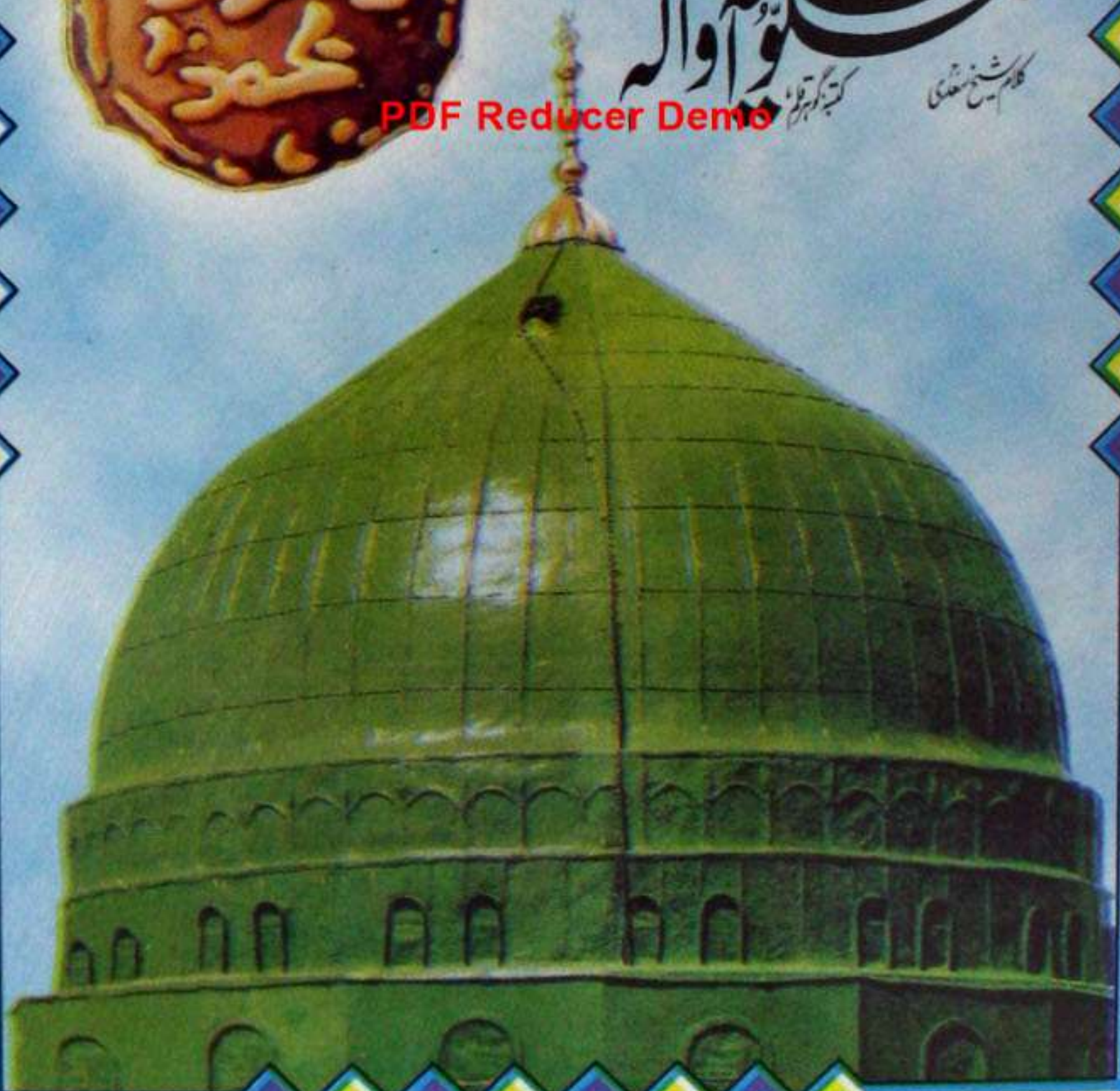
گنبد خضراء، مدینہ منورہ مُہر نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی

انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسراً

ان مغ العسر یسرا فاذا فرغت فانصب والی

ربک فارغب

خط دیوانی

مکتبہ گوہر قلم لاہور

نقش پائے مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عجائب خانہ استانبول، ترکی)

موئے مبارک کی ایک تاریخی عمارت (روہڑی، سندھ، پاکستان)

صلی اللہ علیہ وسلم
١٤٠٧

موئے مبارک کی زیارت گاہ (روہڑی، سندھ، پاکستان)

صلى الله عليه وسلم

لیتا ہے- ہر عمرے کے بعد حلق یا قصر کرانا پڑتا ہے---مکہ مکرمہ میں چائے اور کوک ایک ریال میں ملتی ہے، دال ترکاری پانچ ریال میں، روٹی جتنی کھانا چاہیں بلا قیمت، قورمہ و قیمہ وغیرہ ۷ ریال میں، مرغ مسلم دس ریال میں---نلوں میں پینے کا پانی نہیں، برتنے کے لئے ہے- منرل واٹر لینا پڑتا ہے، چائے وغیرہ کے لئے زمزم شریف استعمال کیا جاتا ہے، پینے کے لئے بھی لا سکتے ہیں اس کی کوئی قیمت نہیں، خریدیں تو قیمت ہے---- قسم قسم کے سامان سے دکانیں بھری پڑی ہیں، اور خرید و فروخت کا بازار گرم ہے، مگر دکانیں ایک لمحہ کے لئے بھی خالی نہیں ہوتیں، سارے عالم کی نعمتیں بھری رہتی ہیں- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی یہ تاثیر ہے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر دل ٹھنڈا کرتے ہیں---- تبرکات خریدیں تو کبھی دل تنگ نہ کریں، مہنگے اور سستے کی الجھن میں نہ پڑیں، وہاں جاکر بھی دنیا کی محبت باقی رہے تو اللہ ہی مالک ہے---دنیا کی محبت دنیا ہی میں عذاب الیم ہے----

حج اور عمرہ کے لئے جانے والے یہ سوچتے ہیں کہ وہاں عربی کس طرح بولیں گے---حرمین شریفین میں اردو بولنے والے اتنے ہیں کہ کوئی عربی نہ جانتا ہو تو کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی- ہر جگہ اردو بولنے والے مل جائیں گے- بازاروں میں، دکانوں میں، ہوٹلوں میں وغیرہ وغیرہ-----

O

ہاں، حج فرض ہو گیا ہو تو ضرور جائیں، عمرے کے لئے بھی ضرور جائیں-

اس جان جاں ﷺ کے حضور بھی حاضر ہوں، جب وہ بلائیں تو کیوں نہ جائیں ؟--- سب کچھ انہیں کا ہے، ہمارا تو کچھ بھی نہیں پھر بھی یہ کرم اور ہمارے بیوی بچوں پر یہ رحم کہ ان کو بھوکا پیاسا چھوڑ کر ہمارے پاس نہ آنا، پہلے ان کو کھلانا پلانا اور کچھ چھوڑ کر بھی آنا تاکہ وہ کھاتے پیتے رہیں اور ایک دن بھی بھوکے پیاسے نہ رہیں - سبحان اللہ، بندوں پر یہ کیسا کرم ہے ؟--- ہاں، اس کی طرف سے تو کرم ہی کرم ہے --- وہ بھی کریم، محبوب رب العالمین (ﷺ) بھی کریم -- دونوں کریموں کے درمیان ہم گنہ گار و سیہ کار --- ہم سیدھے راستے چلتے رہے تو کرم ہی کرم ہے، مولائے کریم ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت و اطاعت میں سرمست و سرشار رکھے، زیارتِ حرمین شریفین اور حج و عمرہ کی سعادت سے بار بار مشرف فرمائے -- آمین !-- ہم آتے رہیں، ہم جاتے رہیں، اور پھر وہیں کے ہو کر رہ جائیں - ہاں ؂

آستاں پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو
پھر تو اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام
کلام شیخ سعدی
کتبہ گوہر قلم

صلوا علیه وآله

يا سيد السادات جئتك قاصدا

أرجو رضاك وأحتمي بحماك

أنت الذي لولاك ما خلق امرؤ

كلا ولا خلق الورى لولاك

أنا طامع بالجود منك ولم يكن

لأبي حنيفة في الأنام سواك

کلام امام اعظم ابو حنیفہ

صلى الله عليك وآلك وأصحابك وسلم دائما أبدا
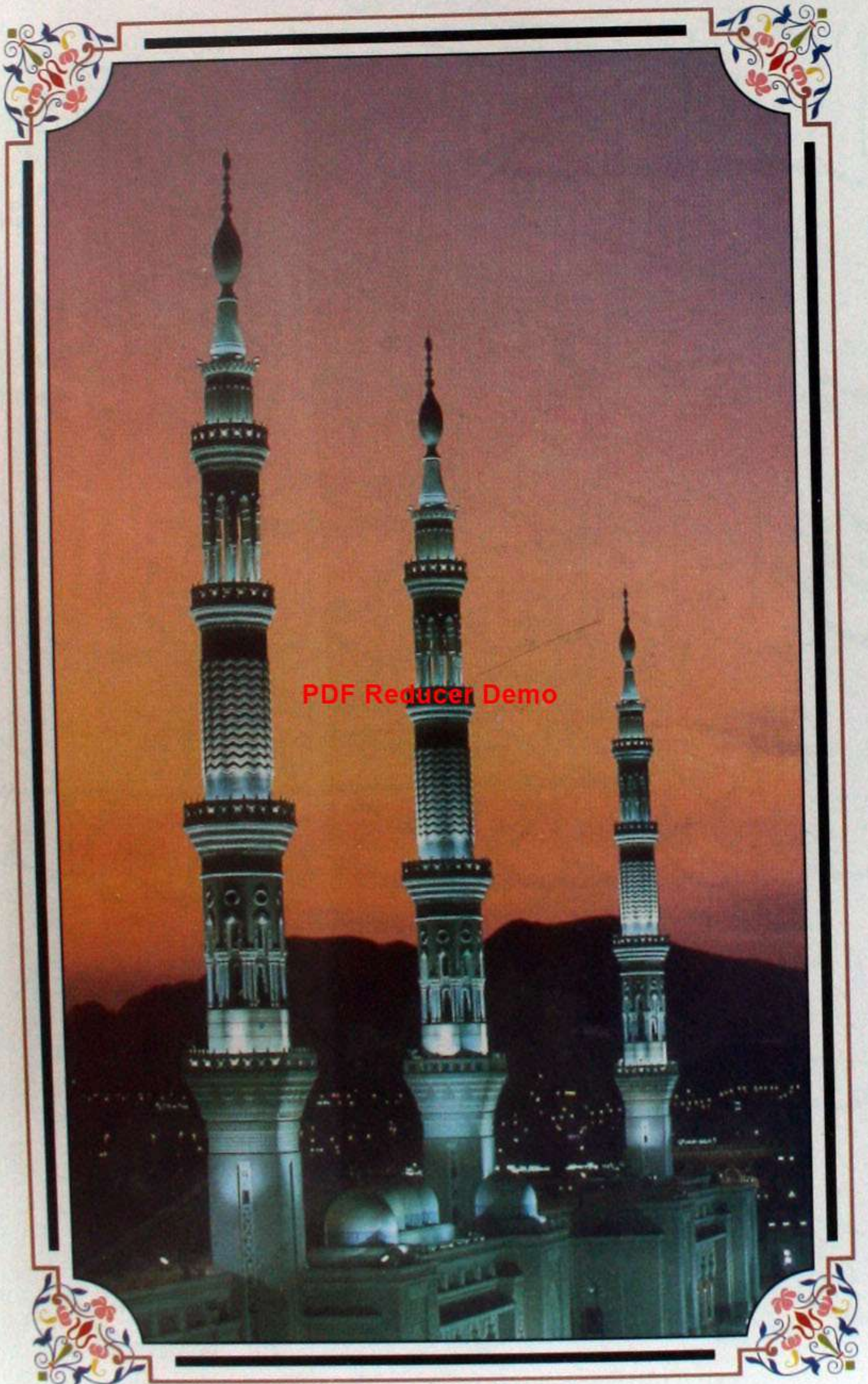
مسجد نبوی شریف کے میناروں کا دلکش منظر، مدینہ منورہ

مسجد قبا پہلی مسجد مدینہ منورہ

صلی اللہ علیہ وسلم
١٤٠٧ھ

ادارۂ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصٰدقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ